

ہر انگریزی ماہ کی کیم تاریخ کو شائع ہوتا ہے

مجلس مرکزی حزب الانصار بھیرہ و ادارہ عالیہ تحریک کاترجان

جسٹریٹس ٹریبل منبر ۲۵

قیمت سالانہ

معاونین سے ۵۰

عوام سے ۱۰

طلبہ سے ۵

شمس الاسلام

بھیرہ
پنجاب

جلد ۱۴ بھیرہ پنجان، ذیقعد ذی الحجہ ۱۳۶۲ھ مطابق ستمبر ۱۹۴۳ء نمبر ۱۲

فہرست مضامین

نمبر شمار	مضامین	مضمون نگار حضرات	صفحہ
۱۔	ناوک حسرت (نظم)	از جناب حکیم تاج الدین صاحب تاج - لاہور -	۲
۲۔	شق القمر بمجرۃ سید البشر صلی اللہ علیہ وسلم	از جناب مولوی حبیب اللہ صاحب امت سہری	۳
۳۔	موجودہ سماجی پریشانی کے ازالہ کے لئے اسلام کی تعلیم	از جناب مولانا سید سیاح الدین صاحب کاکا خیل	۶
۴۔	عبداللہ بن مسلم بن قتیبہ دینوری اور کتاب الامانۃ والسیاست	" " " " " "	۱۳
۵۔	خاکساریت ایک نیا مذہب ہے۔	از نقشب جعفری از سہارن پور	۱۹
۶۔	غزابی بسیار کے بعد آخر مسلم لیگ کے بھی خلافت پر توجہ دینی	" " " " " "	۲۲
۷۔	سچیہ و ہنیت کا ایک نیا مظاہرہ۔	از میر -	۲۴

پیش کش پبل کانشان کہ یہاں ان حضرات کے پرچہ پر سرخ پبل کانشان لگایا گیا ہے جن کے چند
 اہم میعاد اس پرچہ کے ساتھ ختم ہو چکی ہے۔ ان حضرات کی خدمت میں دعوت
 ہے کہ آئندہ سال کا چندہ بذریعہ منی آرڈر جلد روانہ فرمائیں۔ اگر خدا نخواستہ کسی وجہ سے آئندہ خریداری کا ارادہ نہ ہو تو
 بذریعہ پوسٹ کارڈ ہمیں پہلی فرصت میں مطلع کریں۔ خاموشی کی صورت میں آئندہ کا پرچہ بذریعہ وی پی ارسال خدمت
 ہوگا جس کا وصول کرنا آپ کا اسلامی و اخلاقی فرض ہوگا۔

(غلام حسین مینجر شمس الاسلام)

ناوک حسرت

(از جناب حکیم تلج الدین احمد ضا تاج لاہور)

غم کے ہاتھوں زندگی سے ہو گئے بیزار ہم
ناوک حسرت سے رہتے ہیں جگر افکار ہم
ہو رہے ہیں ناصیہ سائے درِ اغیار ہم
چھوڑ کر تم کو وعدہ سے کر رہے ہیں پیار ہم
اور اب ذلت سے ہیں منت کش کفار ہم
سر بکف پھرتے تھے لیکر ہاتھیں تلوار ہم
جوڑ بیٹھے دشمنوں سے رشتہ زنا رہم

یا نبیؐ اس دردِ جہاں سے ہیں اب لاچار ہم
دردِ مندانِ محبت کی خبر لیجے حضور!
وائے غیرت تیرے ہوتے غیر سے مانگیں مدد
نام لیوے آپ کے اب ہو گئے ہیں کیا سے کیا
یا لرزتے تھے کبھی اعدائے دین اسلام سے
اب تو اتنی بھی نہیں جرأت کہ منہ سے کچھ کہیں
توڑ کر طوقِ غلامی آپ کا یا شاہِ دین

تیرے صحرا کو جو سمجھے روکشِ گلزار ہم
اپنی ہر حسرت کو رکھتے ہیں بنوکِ حنا رہم
جب سمجھتے ہیں ترے دربار کو دربار ہم

ہم تو دنیا ہی میں جنت کے مزے لینے لگے
دل میں اے خارِ مدینہ ہے عجب ذوقِ خلش
گو ہر شاہوار بھی مانگیں نہ غیروں سے کبھی

مل گئی دونوں جہاں کی بادشاہی تلج کو
جب سے کہلائے غلامانِ شہرِ ابرار ہم

باب المعجزات

شق القمر بمعجزة سيد البشر صلى الله عليه وسلم

(۲) (از جناب مولوی حبیب اللہ صاحب امرت سرائی)

پھٹ گیا۔

(۴) عن انس قال سأل اهل مكة ان يريهم آية فارأى من انشقاق القمر (ترجمہ) حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ مکہ والوں نے سوال کیا کہ ان کو کوئی نشانی دکھلاویں سو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو چاند کا پھٹنا دکھلایا۔
(۵) عن انسؓ قال انشق القمر فرقتين (ترجمہ) حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ چاند پھٹ کر دو ٹکڑے ہو گیا۔

نوٹ۔ صحیح بخاری شریف جلد اول ۵۱۳۔ صحیح مسلم شریف جلد ۲ ص ۲۳۳۔ سنن ترمذی شریف ص ۳۷۷۔ مسند احمد شریف جلد ۲ ص ۲۷۸۔ فتح الباری پارہ ۳ ص ۳۲۹۔ ارشاد الساری جلد ۲ ص ۷۷۔ عمدۃ القاری جلد ۵ ص ۵۷۷۔ فیض الباری پارہ ۴ ص ۱۳۱۔ مشکوٰۃ شریف مترجم جلد ۴ ص ۲۶۶۔ باب علامات النبوة۔ فصل اول۔ مرقاة جلد ۵ ص ۴۱۲۔ اشعۃ اللمعات جلد ۴ ص ۵۷۷۔ مظاہر حق جلد ۴ ص ۳۲۵۔ تفسیر ابن جریر جلد ۲ ص ۲۵۷۔ تفسیر ابن کثیر جلد ۹ ص ۳۳۱۔ تفسیر غرائب القرآن جلد ۲ ص ۳۷۷۔ تفسیر درمنثور جلد ۲ ص ۳۳۱۔ تفسیر ترجمان القرآن جلد ۵ ص ۶۷۷۔ تفسیر مواہب الرحمن جلد ۲ ص ۵۷۷۔ مواہب اللدنیہ جلد اول ص ۲۵۷۔ زرقانی شرح مواہب جلد ۵ ص ۱۰۸۔ کتاب الشفاہ جلد ۱ ص ۱۹۱۔ شرح الشفاہ از ملا علی قاری جلد ۱ ص ۸۹۔ نسیم الریاض جلد ۲ ص ۷۷۷۔ خصائص البکر جلد اول ص ۱۲۵۔ تفسیر فتح البیان جلد ۹ ص ۱۳۹۔ تاملات اور مستدرک ماکم جلد ۲ ص ۱۷۷۔ اکمال اکمال العلم جلد ۷ ص ۱۹۹۔ و ص ۲۰۰۔ کتاب الحرف اللہی جلد ۵ ص ۵۷۷۔ میں بھی معجزہ شق القمر کا ذکر فرماتا ہوں۔

احادیث صحیحہ اور انشقاق قمر

صحیح بخاری شریف جلد دوم۔ صفحہ ۳۱ و ۳۲۔ فتح الباری پارہ ۵ ص ۲۰۔ عمدۃ القاری جلد ۹ صفحہ ۳۶۵ و ۳۶۶۔ فیض الباری پارہ ۲ ص ۲۰۔ صفحہ ۷۷۔ خصائص البکر جلد اول صفحہ ۱۲۵۔ اعظم التفاسیر جلد ۲ ص ۶۹ و ۷۰۔

(۱) عن ابن مسعود قال انشق القمر على عهد رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم فرقتين فرقته فوق الجبل وفرقة دونه فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم اشهدوا (ترجمہ) ابن مسعودؓ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں چاند پھٹ کر دو ٹکڑے ہو گیا۔ ایک ٹکڑا پہاڑ کے اوپر اور ایک ٹکڑا نیچے تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ گواہی دو۔
(۲) عن عبد الله قال انشق القمر وغن مع النبي صلى الله عليه وسلم فصارت فرقتين فقال لنا اشهدوا واشهدوا (ترجمہ) عبد اللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ پھٹ گیا چاند اور حالانکہ ہم حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے تھے۔ سو ہو گیا دو ٹکڑے تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے فرمایا گواہی دو گواہی دو۔

(۳) عن ابن عباس قال انشق القمر في زمان النبي صلى الله عليه وسلم حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں چاند

قال قد انشق - کتاب مشکل الآثار - جلد اول - ص ۳۰۲ و ۳۰۳ -

(۱) عن علي بن ابي طالب قال انشق القمر و
نحن مع رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم -

(۲) عن عبد الله قال انشق بمكة فقالت قریش
هذا سحر سحر كرم به ابن ابي كبشة -

(۳) عن ابن مسعود قال انشق القمر على
عهد رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم فقال النبي
صلى الله عليه وآله وسلم اشهدوا -

(۴) عن عبد الله قال انشق القمر على عهد
النبي صلى الله عليه وآله وسلم فرقتين فستر الجبل فرقة
تحت الجبل وكانت فرقة فوق الجبل فقال النبي صلى
الله عليه وآله وسلم اللهم اشهد -

(۵) عن ابن عمر عن النبي صلى الله عليه وآله
وسلم مثل ذلك -

(۶) عن ابن مسعود قال انشق القمر فابصرت
الجبل بين فرجي القمر -

(۷) عن عبد الله قال انشق القمر فانقطعت
فرقة منه خلف الجبل فجعل النبي صلى الله عليه
وآله وسلم يقول اشهدوا -

(۸) عن عبد الله قال كنا مع رسول الله صلى
الله عليه وآله وسلم بمنى فانشق القمر فذهب
فلقة منه خلف الجبل فقال رسول الله صلى الله
عليه وآله وسلم اشهدوا -

(۹) عن ابن عباس قال انشق القمر في زمان
رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم -

(۱۰) عن عبد الرحمن السلمي قال انطلقت
مع ابي الى الجمعة بالمداثر وبيننا وبينها فرسخ
وحذيفة على المدائن فحمد الله وانشق عليه
ثم قال اقتربت الساعة وانشق القمر الاوان
الساعة قد اقتربت وان القمر قد انشق -

(۱۱) عن انس بن مالك قال انشق القمر

(باب سؤال المشركين ان يريدوا النبي صلى الله
تعالى عليه ولم آية فاراهم انشقاق القمر) في
هذا الباب في بيان سؤال المشركين من اهل مكة
ان يريدوا النبي صلى الله عليه وسلم آية اى معجزة
خارقة للعادة فاراهم النبي صلى الله تعالى عليه وسلم
انشقاق القمر وهى معجزة عظيمة محسوسة
خارجة عن عادة المعجزات وقال المخطا في انشقاق
القمر آية عظيمة لا يعادلها شئ من آيات الانبياء
لانه ظهر في ملكوت السماء والخطب فيه اعظم
والبرهان به اظهر لانه خارج عن جملة طباع ما
في هذا العالم من العناصر -

(عمدة القارى جلد ۱ ص ۵۷ و ۵۸)

وفي الباب عن جماعة من الصحابة منهم عبد الله
بن عمر اخبر حديثه الترمذى من حديث عمار
عنه قال انشق القمر على عهد رسول الله صلى الله
تعالى عليه وسلم وقال رسول الله صلى الله تعالى عليه
وسلم اشهدوا وقال هذا حديث حسن صحيح
ومنهم جبير بن مطعم اخبر حديثه الترمذى ايضا
من حديث محمد بن جبير بن مطعم عن ابيه قال
انشق القمر على عهد رسول الله صلى الله تعالى
عليه وسلم حتى صار فرقتين على هذا الجبل وعلى
هذا الجبل فقالوا سحرنا محمد فقال بعضهم لبعض
لئن كان سحرنا ما يستطيع ان يسحر الناس كلهم و
عند عياض وذلك بمنى فرأيت الجبل بين فرجى
القمر ومنهم على بن ابي طالب رضى الله تعالى عنه
قال انشق القمر ونحن مع النبي صلى الله تعالى عليه
وسلم ومنهم حذيفة بن اليمان روى عنه ايضا كذلك
(عمدة القارى جلد ۱ ص ۵۸) -

حضرت م کے معجزے سے واقع ہوا نہ کہ وہ قیامت میں واقع ہوگا۔ (مظاہر حق جلد ۴ ص ۵۳)۔

”القول فی تاویل قوله تعالى (اقتربت الساعة) والنشق القمر وان يروا آية يعرضوا ويقولوا سحر مستمر) یعنی تعلقے ذکرہ بقوله (اقتربت الساعة) دنت الساعة التي تقوم فيها القيامة وقوله اقتربت افعلت من القرب وهذا من الله تعالى ذكره انذار لعباده بدنو القيامة وقرب فناء الدنيا وامر لهم بالاستعداد لاداء هوال القيامة قبل هجومها عليهم وهم عنها في غفلة ساهون وقوله (وانشق القمر) يقول جل ثناؤه والفلق القمر وكان ذلك فيما ذكر على عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم وهو بمكة قبل هجرته الى المدينة و ذلك ان كفار اهل مكة سألوه آية فاراهم صلى الله عليه وسلم انشقاق القمر حجة على صدق قوله و حقيقة نبوته فلما اراهم اعرضوا وكذبوا وقالوا هذا سحر مستمر سحرنا محمد فقال الله جل ثناؤه وان يروا آية يعرضوا ويقولوا سحر مستمر وبخوالذي قلنا في ذلك جاءت الآثار وقال به اهل التاويل ذكر الآثار المروية بذلك والاخبار عن قال من اهل التاويل عن قتادة عن انس بن مالك حدثهم ان اهل مكة سألوا رسول الله صلى الله عليه وسلم ان يريهم آية فاراهم انشقاق القمر مرتين عن انس قال انشق القمر مرتين۔

عن قتادة قال سمعت انس يقول انشق القمر على عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم عن قتادة قال سمعت انس يقول فذكر مثله۔

عن انس قال انشق القمر على عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم مرتين عن انس بن مالك ان اهل مكة سألوا رسول الله صلى الله عليه وسلم ان يريهم آية

(باب انشقاق القمر) ای ہذا باب فی بیان انشقاق القمر فی زمن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم معجزة له وهي من امهات معجزات رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم وآياته النبوة التي اختصت به اذ كانت معجزات سائر الانبياء لم تنجا وزن الارضيات الى السماويات وقد نطق القرآن به قال تعالى (اقتربت الساعة) وانشق القمر) ولقد زعم بعض الفلاسفة بزعهم الفاسدان الفلكيات لا تقبل الخرق والالتيام ونحن نقول القمر مخلوق من مخلوقات الله تعالى يفعل فيه ما يشاء كما يفنيه ويكوره في اخر امره۔

(عمدة القاری جلد ۸ ص ۶۹)

وانشقاق القمر من امهات المعجزات و اجمع عليه المفسرون و اهل السنة وروى عن جماعة كثيرة من الصحابة (ارشاد الساری جلد ۶ ص ۶۱)۔

اشقة اللغات جلد ۴ ص ۶۷۔ بدانکہ انشقاق قمر بہ تحقیق واقع شدہ مرآ حضرت راصلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وروایت کردہ اند آثر اجمے کثیر از صحابہ و تابعین و روایت کردہ اند از ایشان جم غیر از ائمہ حدیث۔

اور جانتا چاہئے کہ شق قمر بلاشبہ واقع ہوا ہے آنحضرت م کے لئے اور روایت کیا ہے اس کو ایک جماعت کثیر نے صحابہ اور تابعین میں سے اور روایت کیا ہے ان سے جم غیر نے ائمہ حدیث سے اور علامہ ابن سبکی نے بیج شرح مختصر ابن حاکم کے کہا ہے کہ صحیح میرے نزدیک یہ ہے کہ خبر شق قمر کی متواتر ہے اور روایت کی گئی ہے صحیحین وغیرہ میں بہت سے طرق سے کہ شبہ کو اس میں بالکل جگہ نہیں لکنا نقل فی المواہب اللدنیہ اور مفسر اجماع رکھتے ہیں کہ مراد آیت کریمہ اقتربت الساعة وانشق القمر میں بھی انشقاق قمر ہے کہ جو

معاشیات

موجودہ معاشی پریشانی کے ازالہ کیلئے اسلام کی تعلیم

از جناب مولانا سید سیاح الدین صاحب کا کاخیل رکن ادارہ تالیف و تصنیف و مدرس دارالعلوم غزنیہ پشاور

لیکن ایسی صورتیں بنائی جا رہی ہیں کہ اجناس بازار سے غنقا ہو رہے ہیں۔ اور سخت تلاش و جستجو کے بعد بھی ایسی قیمت پر ملنے کی امید ہو سکتی ہے جو ہر عزیز و متوسط آدمی کی جیب میں موجود نہیں ہوتی۔ دوسری چیزوں سے انسان بہ حالت مجبوری صبر بھی کر لیتا ہے۔ لیکن بقا حیات کے لئے کھانے پینے کے انتظام کا اگرچہ معمولی ہی کیوں نہ ہو موجود رہنا نہایت لا بدی شے ہے۔ مگر آپ سنتے ہوں گے کہ بنگال اور مشرقی بہار اڑیسہ میں چند مہینوں سے کیا حالت ہو رہی ہے۔ ہزاروں لوگ بھوک کی وجہ سے لقمہ اجل بنے اور نہ معلوم یہ سلسلہ کب تک چلتا رہے گا۔ ہندوستان کے دوسرے صوبوں میں اگرچہ اس طرح عام قحط سالی کا دور دورہ شروع نہیں ہوا۔ لیکن غلہ کی انتہائی گرانی اور کمیابی نے ہر ایک کے سامنے بنگال کا نقشہ آنکھوں کے سامنے پھرا دیا ہے۔ اور وہ غریب و مسکین جن کی امداد بہت محدود اور اہل و عیال زیادہ ہیں ان کی پریشان حالی اب بھی ہر جگہ شروع ہے۔ اپنے اور اپنے بچوں کی قوت لایموت اور ستر پوشی کے لئے معمولی کپڑے کی فکر ایسے لوگوں کو اب بھی ہر وقت دامگیر رہتی ہے۔ یہ صحیح ہے کہ خوشحال اور ذمہ ثروت اصحاب کو اس کا احساس نہیں ہوتا بقول

بُطْرَا از طوفان چہ باک " لیکن یہ ایک حقیقت ہے کہ ایسے موقع پر انسانی ہمدردی اور اخوت کا تقاضا یہی ہوتا ہے کہ جس کسی کی طاقت ہو سکے دوسرے انسان کو بھوک کی وجہ سے لقمہ اجل ہونے سے بچانے کی کوشش کرے۔

موجودہ عالمگیر اور خون ریز جنگ کی وجہ سے تمام دنیا کے حصوں میں ایک عام بے چینی اور پریشانی پھیلی ہوئی ہے۔ تمام متحارب قومیں تباہ کن آلات اور ہلاکت انگیز سامانوں سے ایک دوسرے کو زیر کرنے کے لئے مصروف ہیں۔ خون کی ندیاں بہائی اور انسانی لاشیں موردِ تلخ کی طرح پاؤں تلے روندی جا رہی ہیں۔ اور صرف فوجی حلقے اس آگ میں نہیں جلتے بلکہ اس کے ساتھ ساتھ عام شہری اور دیہاتی آبادیوں پر بھی مصیبتوں کے پہاڑ ٹوٹ رہے ہیں۔ جہاں فی الحال فوجی مقابلہ نہیں اور ابھی تک جنگ کا میدان نہیں بنا۔ وہاں کے لوگوں کو بھی مختلف قسم کی تکلیفیں پہنچ رہی ہیں۔ اور خاص کردہ ممالک جو دوسروں کے پنجرہ اقتدار میں ہیں اپنی حکومت نہیں اپنا نظام نہیں وہاں کے باشندوں کی پریشانی اور بھی بڑھی ہوئی ہوتی ہے۔ ہندوستان بھی چونکہ دوسروں کے قبضہ میں ہے۔ اس لئے جنگ کی اس عالمگیر تباہی میں میدان جنگ نہ ہونے کے باوجود کافی حد تک پریشانیوں میں مبتلا ہے۔ ذرائع آمد و رفت کی تکلیف علیحدہ۔ حسب خواہش اشیاء کے فراہم نہ ہو سکنے کی مصیبت الگ۔ لیکن ان سب سے بالاتر یہ کہ تمام ضروریات زندگی اور لوازمات حیات مثلاً غلہ کپڑا وغیرہ کی گرانی ہوش رُبا حالت تک پہنچ گئی ہے۔ اگرچہ قدرت کی طرف سے زمین کی فیاضیوں اور انسانی بارشوں میں ایسی کمی نہیں ہوئی کہ فصلیں خراب ہوئی ہوں۔ اور ان کی وجہ سے قحط سالی و کمیابی پیدا ہو گئی ہے

چند نمونے اس غرض کے لئے مختصر طور پر پیش کرتا ہوں۔
کہ اُن کو اسلام کی ایک اہم ذمہ داری کی طرف توجہ دلائیں۔
اور ایک بھولا ہوا سبق ان کے سامنے پھر دہرائیں۔ تاکہ
جنہیں یاد کرنے کا شوق ہو وہ اپنے اس سبق کو یاد کریں اور
یاد رکھیں۔ نیز ساتھ ساتھ ایک مقصد یہ بھی ہے کہ ہمارے
وہ منفعل المزاج نوجوان جو کسی غریب کو تنگنا بھوکا دیکھ
کر کسی دہریہ کی تقریر سے اس کی اندھی تقلید میں کارل
مارکس کے آغوش میں جا بیٹھتے ہیں۔ ذرا ان آیتوں اور
حدیثوں کو بھی غور و تدبر سے پڑھ کر محمد رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کے دامن رحمت و رافت میں پناہ لینے چلے
آئیں۔ اگرچہ اس موضوع پر کتابوں کی کتابیں بھی جاسکتی
ہیں مگر میں مختصر ایک رسالہ کے مناسب مضمون پیش کرتا
ہوں:-

آیات ترائیہ

(۱) مثل الذین ینفقون
اموالہم فی سبیل اللہ
مکمل حجة انتبت سبع
سنابل فی کل سنبلۃ مائۃ
حبة واللہ یضاعف لمن
یشاء واللہ واسع علیم
(بقرہ ۲۶۷-۲۶۸)
(۲) واتقوا المال علی جبہ
ذوی القربی والیتیمی و
المسکین وابن السبیل
والمسائلین و فی الرقاب
(بقرہ ۲۲۷-۲۲۸)
(۳) والذین یکنزون الذہب
والفضۃ ولا ینفقونہا
فی سبیل اللہ فذہ

جو لوگ اللہ کی راہ میں اپنے
مال خرچ کرتے ہیں ان کی مثال
ایسی ہے جیسے ایک دانہ کہ اس سے
سات بالیں اُگیں۔ اور ہر بال میں
سوسو دالے ہوں اور جس کو چاہے
اللہ تعالیٰ بڑھاتا ہے اور اللہ تعالیٰ
بہایت بخش کرے والا سب کچھ جانتے
والہے۔ (۲) لیکن بڑی نیکی تو یہ
ہے کہ دے مال اس کی محبت پر
رشتہ داروں کو۔ اور یتیموں کو اور
محتاجوں کو اور مسافروں کو اور مانگنے
والوں کو اور گردن چھڑانے میں

اور اس لئے اس موجودہ پریشان حالی میں تمام قومیں
اسی انسانی احساس فرض کی بناء پر کچھ جدوجہد کر کے
انفرادی اور اجتماعی طور پر امداد میں حصہ لے رہی ہیں۔
لیکن مسلمانوں کے لئے تو عام طور سے اور پھر خاص کر
ایسے مواقع پر تمام اقوام عالم سے زیادہ مذہبی طور سے
فریضہ عائد ہو جاتا ہے۔ کہ وہ بھوکوں اور تنگوں کی خبر گیری
کریں۔ اور حتیٰ الوسع ان کو امداد پہنچائیں۔ اور یہی خرچ
کرنا اتفاق فی سبیل اللہ قرار دیا جاتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ
کی رضا مندی کے حصول کے لئے ایسا کام کیا جائے تو
اس پر ثواب کے وعدے فرمائے گئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے
تنگوئی طور سے دنیا میں مختلف درجات قائم کئے ہیں۔ بعض
غریب، مفلس اور نادار ہیں۔ ان کو ملکیت زمین مکان،
وغیرہ اموال نہیں دئے۔ اور بعضوں کو اللہ تعالیٰ نے اپنے
فضل و کرم سے زمینوں مکانوں، سونے، چاندی وغیرہ
اسباب کا مالک بنا دیا۔ واللہ فضل بعضکم علی بعض
فی الرزق۔ اللہ تعالیٰ کے ساتھ ہی تشریحی طور پر انفرادی ملکیت
کو تسلیم کرتے ہوئے ان ارباب دولت حضرات کو حکم دیا
گیا کہ اپنے ان اموال و ملاک میں سے کچھ حصہ زکوٰۃ و
صدقات وغیرہ کی شکل میں ان غریبوں کو پہنچایا کرو۔ تاکہ
خدا کی اس دی ہوئی دولت سے جس طرح تم نفع حاصل
کر رہے ہو اسی طرح کسی درجہ میں خداوند تعالیٰ کے اس
عطیہ سے ان کو بھی بالواسطہ حصہ مل جائے۔ اور اس پر
مزید یہ کہ اس عطاء و اتفاق کی وجہ سے تم ثواب اخروی
کے بھی مستحق قرار پاؤ گے۔ پس اگر مسلمان اس چیز کو زیر نظر
رکھ کر غریبوں کی خبر گیری کرنے لگیں۔ تو اس عام بے چینی
میں کافی کمی آسکتی ہے۔ جن لوگوں کو اللہ تعالیٰ نے مالی
وسعت دی ہے۔ اور وہ یہ طاقت رکھتے ہیں کہ قوم
کے غریب کی کچھ امداد کر سکتے ہیں۔ ان کی خدمت میں چند
قرآنی آیتیں اور اپنے آقاؐ کے نامدار محمد مصطفیٰ صلی اللہ
علیہ وسلم کی کچھ حدیثیں اور صحابہ کرام کے تعالیم کے

بعذاب الیمہ یوم بھی علیہا
فی نار جہنم فتکوی بہما
جباہم وجنوبہم
ظہورہم ہذا ما کثرتم
لہ نفسکم فذوقوا
ما کنتم تکفرون ۵
(توبہ ۵۴)

اپنے واسطے۔ اب اپنے
گائے کا مزہ چکھو۔

پس تو قرابت والے کو،
محتاج کو، مسافر کو اس کا
حق دے۔ جو اللہ تعالیٰ کی
رضامندی چاہتے ہیں ان
کے لئے یہ بہتر ہے۔ اور وہ
وہی ہیں جو باراد ہو گئے ہیں

اور اس کی محبت پر محتاج کو،
یتیم کو اور قیدی کو کھانا کھلا
ہیں۔ (یہ کہہ کر کہ ہم جو تم کو
کھلاتے ہیں صرف اللہ کی
خوشی چاہتے ہیں، نہ تم سے کوئی
بدلہ چاہتے ہیں اور نہ
شکر گزاری۔)

اور قرابت والے کو اس کا
حق دے۔ اور محتاج کو اور
مسافر کو۔ اور مت اڑا بیجا۔
بے شک بے جا مال اڑانے
والے شیطانوں کے بھائی
ہیں۔ اور شیطان اپنے
رب کا ناشکر ہے۔

(۴) فَاِنَّ ذَا الْقُرْبٰی
حَقَّہُ وَالْمَسْکِیْنَ وَابْنَ السَّبِیْلِ
ذٰلِكَ خَیْرٌ لِّلَّذِیْنَ یَرِیْدُوْنَ
وَجْہَ اللّٰہِ وَاُولٰٓئِکَ ہُمُ
الْمُفْلِحُوْنَ ۵
(سورہ ۴)

(۵) وَیُطْعَمُوْنَ الطَّعَامُ
عَلٰی حَبِہٖ مَسْکِیْنَا وَیَتِیْمَا
وَاسِیْرًا اِنَّمَا نَطْعَمُکُمْ
لِوَجْہِ اللّٰہِ لَا نُرِیْدُ
مِنْکُمْ جَزَاۗءً وَّلَا شُکْرًا
(دھرم ۱)

(۶) وَاِنَّ ذَا الْقُرْبٰی
وَالْمَسْکِیْنَ وَابْنَ السَّبِیْلِ
وَلَا تَبْذُرُوْا تَبٰیْرًا اِنَّ
الْمُبْذِرِیْنَ کَاَنُوْا اٰخُوَانَ
الشَّیْطٰنِ وَكَانَ
الشَّیْطٰنُ لِرَبِّہٖ کَفُوْرًا ۵
(نہی اسرائیل ۳)

احادیث نبویہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام
قرآن مجید کی بے شمار آیتوں میں سے یہ چند پیش
کر دیں۔ جن میں مساکین و یتیمی اور مسافروں رشتہ داروں
کو کچھ دینے اور ان کی امداد کا حکم فرمایا ہے۔ اور جو کوئی
اس حکم سے سرتابی کرے۔ سیم وزر کو گاڑ کر رکھتا ہے۔ اور
فرض زکوٰۃ ادا نہیں کرتا۔ ہر روز قیامت وہ لوگ اپنے اس
مال ہی سے داغے جائیں گے (العیاذ باللہ) اب حضور صلی اللہ
علیہ وسلم کے چند ارشادات اس بارے میں ملاحظہ فرمائیں۔

(۱) حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں
کہ میں حضور کے پاس آیا۔ آپ کعبہ مبارکہ کے پاس تشریف فرما
تھے۔ مجھے دیکھ کر فرمایا کہ رب کعبہ کی قسم وہ لوگ بہت نقصان
و خسارہ میں ہیں۔ میں نے کہا آپ پر میرے مال باپ فدا ہوں
کہ وہ کون ہیں۔ فرمایا وہ جو زیادہ مالدار ہیں۔ مگر ہاں وہ
مالدار نہیں جو آگے۔ دائیں بائیں چلو بھر کر لوگوں کو دیتے
رہتے ہیں۔ لیکن ایسے لوگ بہت تھوڑے ہیں (بخاری
و مسلم شریف)

(۲) قال رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم ان فی
الما ل لحقاسوی الزکوٰۃ
شتر لا یس البران تولوا
وجوہکم قبل المشرق و
المغرب الآیہ (مشکوٰۃ شریف)

(۳) وعن ابی سعید قال
قال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم ایما مسلم کسا
مسلمًا ثوبًا علی عری کساہ
من خضر الجنة وایما مسلم
اطعم مسلمًا علی جوع اطعمہ
اللہ من ثمار الجنة وایما مسلم
سقا مسلمًا علی ظمأ سقاہ
من الرحۃ بالجنة (ابوداؤد ترمذی)

حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ مال میں زکوٰۃ
کے سوا اور بھی (مسکینوں کو عریکا)
حق ہے پھر آپ نے یہ آیت تلاوت
فرمائی ریس البران تولوا
(جس میں زکوٰۃ کے علاوہ بھی مال دینے
کا ذکر ہے)
حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ جو مسلمان
کسی ننگے مسلمان کو کپڑا پہنائے تو اللہ تعالیٰ
جنت کے سبز کپڑے اُسے پہنائے گا۔
اور جو مسلمان کسی بھوکے مسلمان کو کھانا
کھلائے۔ اللہ تعالیٰ اس کو جنت کے
میوے کھلائے گا۔ اور جو مسلمان کسی
پیاسے مسلمان کو پانی پلائے گا۔ اللہ تعالیٰ
اس کو جنت کی سرسبز درخت سے شراب و سرور عطا
فرمائے گا۔

۴) قال عليه السلام
ما من مسلم كسا مسلما
ثوبا الا كان في حفظه
الله مادام عليه منه
خرقة (رواه احمد
والبؤمذی)۔

۵) وعن ابی ذر قال قال
رسول الله صلی الله علیه
وسلم اذا بخلت مرقعة
فانك تماءها وتعاهد جیرك
(مسلم)

۶) وعن النضر قال قال رسول
صلی الله علیه وسلم افضل
الصدقة ان تشبع كبدك
جائعا بهقي في شعب الايمان
(مشکوٰۃ شریف)

۷) قال عليه السلام
ما زال جبریل یوصيني
بالمجاهدة فظننت انك
سیورثك۔

(متفق علیه)

۸) قال عليه السلام
المؤمن بالذي يشيع و
جاره جائع الى جنبه
(مشکوٰۃ شریف بروایت یحییٰ)

۹) قال عليه السلام من
أوى یتیمًا الى طعامه و
شرابه أوجب الله له الجنة
الجنة اذا ان يحمل ذنبا
(لا یغفر) (مشکوٰۃ شریف)

حضور نے فرمایا کہ جو مسلمان کسی
مسلمان کو کپڑا پہنا دیکھا۔ جب تک
اس کپڑے میں کوئی چھینٹا بھی
اس کے بدن پر رہے گا۔ یہ فیئے
والا شخص اللہ تعالیٰ کی طرف سے
ایمان میں ہوگا۔

حضور علیہ السلام نے فرمایا۔ کہ
جب آپ شوربا پکاتے ہوں تو
اس میں پانی زیادہ ڈال دیا کرو
اور شوربا زیادہ تیار کر کے اپنے
پڑوسیوں کی خبر گیری کیا کرو۔

حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ
بہترین صدقہ یہ ہے کہ آپ کسی
بھوکے کو کھانا کھلا کر سیر کریں۔
حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ بزرگ
امین مجھے ہمیشہ پڑوسی کے بارے
میں وصیت فرماتے رہے ہیں
حتیٰ کہ مجھے یہ گمان ہونے لگا۔
کہ شاید اس کو میرے وارث
کی طرح بنا دے گا۔

حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ
کامل ایماندار وہ شخص نہیں
جو خود تو سیر ہو جائے اور اس
کے پاس کا پڑوسی بھوکا رہے۔

حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ
جس نے کسی یتیم کو اپنے پاس
کھانے پینے کے لئے بلا کر جکڑ دی
اللہ تعالیٰ یقیناً اس کو جنت میں
داخل فرمائیں گے۔ ہاں اگر کوئی
اس کا ثواب دے گا تو بخیر۔

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے یہ چند زریں
اقوال ہیں۔ جن میں مسلمانوں کو ترغیب دی گئی ہے کہ وہ
اللہ تعالیٰ کی خوشنودی حاصل کرنے اور اپنا نئے جس کے
ساتھ ہمدردی کے لئے بھوکوں کو کھانا کھلائیں، پیاسوں
کے لئے پانی پینے کا انتظام کریں اور تنگوں کے لئے کپڑے
ہیا کریں۔ حتیٰ کہ ہمسایہ کی رعایت اس حد تک ضروری قرار
دی گئی کہ گوشت پکاتے وقت شوربا زیادہ کیا کرو۔ تاکہ
اپنے پڑوسی کو بھی اس میں کچھ حصہ دے سکے۔ اور جس
شخص کا پڑوسی تو بھوکا ہو لیکن وہ پیٹ بھر کر سوجائے
اور اس کی کچھ خبر گیری نہ کرے تو یہ اس کے ایمان کی
کمزوری کی نشانی قرار دی گئی ہے۔

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ایشار کے
چند نمونے

پس ان آیات و احادیث کی روشنی میں صاحب ثروت
حضرات خود اپنے لئے راہ عمل متعین کریں۔ کہ خدا و رسول کا
مطالبہ اُن سے کیا ہے اور ساتھ ہی چند نمونے یہ بھی ملاحظہ
فرمائیں کہ ہمارے اسلاف کرام حضرات، صحابہ رضوان اللہ علیہم
علیہم اجمعین نے کس طرح ان آیات و احادیث پر عمل کیا
اور خدا کے دینے ہوئے مال و دولت کو کس طرح اللہ تعالیٰ
کی راہ میں نثار کیا۔

حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ تو تھے ہی ایسے انہوں
نے اپنا سارا مال اللہ کی راہ میں خرچ کر کے فرمایا تھا کہ صدیق
کے لئے ہے خدا کا رسول بس۔

حضرت عمرؓ کے زمانہ خلافت میں ۱۸ھ میں قحط
پڑا جس کو عام الرماد کہا کرتے ہیں۔ عرب کا ملک ویسے بھی
زیادہ تر زریعی نہیں اور پھر قحط پڑنے کی وجہ سے اور بھی تکلیف
پڑھ گئی۔ اس موقع پر حضرت عمرؓ نے اس مصیبت کو کم کرنے
میں جو سرگرمی ظاہر کی وہ ہمیشہ یادگار زمانہ رہے گی۔ آپؓ
اس کے دفعیہ کے لئے تین تدابیر کیں۔

ایک ہزار خروار غلہ کے پڑے ہیں۔ آپ نے تاجروں کو خطاب کر کے فرمایا۔ بتلاؤ۔ تم لوگ مجھے میرے شام کی خرید پر کتنا منافع دو گے۔ انہوں نے کہا کہ دس روپیہ کے بارہ روپیہ آپ نے فرمایا کہ مجھے تو اس سے زیادہ ملتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ اچھا دس روپیہ کے چودہ دیدیں گے۔ فرمایا۔ مجھے اس سے بھی زیادہ ملتے ہیں۔ انہوں نے کہا۔ کہ دس روپیہ کے پندرہ دیں گے۔ فرمایا کہ مجھے اس سے بھی زیادہ دیتے ہیں انہوں نے کہا۔ کون اس سے بڑھ کر دیتا ہے مدینہ منورہ کے سب تاجر تو ہم یہاں موجود ہیں۔ فرمایا کیا تم ایک روپیہ پر دس روپیہ نفع دے سکتے ہو۔ انہوں نے کہا کہ نہیں۔ فرمایا مجھے تو اتنا ہی مل سکتا ہے۔ اے مدینہ کے تاجر! تم سب گواہ رہو کہ یہ سب غلہ مدینہ منورہ کے فقراء پر فی سبیل اللہ صدقہ کرتا ہوں۔ چنانچہ انہوں نے وہ تمام غلہ فقراء و مساکین اور قحط زدہ لوگوں پر تقسیم کیا۔ حضرت عبداللہ بن عباسؓ فرماتے ہیں کہ رات کو میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا۔ کہ آپ نہایت عمدہ کیت گھوڑے پر سوار ہیں۔ نور کے لباس پہنے ہوئے نورانی جوتی پہنے ہوئے نورانی چٹری ہاتھ میں لئے ہوئے نہایت عجلت سے تشریف لے جا رہے ہیں میں نے عرض کیا۔ کہ حضور آپ پر میرے ماں باپ فدا ہوں آپ کی ملاقات کا تو مجھے بہت ہی شوق تھا فرمایا ابھی تو مجھے نہایت جلدی ہے کیونکہ آج حضرت عثمانؓ نے ہزار بار شہر غلہ فقراء مدینہ پر صدقہ کیا ہے جو اللہ تعالیٰ کے ہاں مقبول ہو گیا ہے۔ اور جنت کی دلہن اس کے بدلہ اللہ تعالیٰ نے دیدی ہے میں اس کی شادی کی خوشی میں وہاں جا رہا ہوں (ازالۃ الخفاء جلد ۲ صفحہ ۲۲۴)

دوسرے متول صحابہ کرام مثلاً عبدالرحمن بن عوف وغیرہ حضرات بھی ایسے مواقع پر دل کھول کر فیاضیاں کرتے اور فقراء و مساکین کو اس قدر مال کر دیتے کہ انہیں قحط سالی کا کچھ احساس ہی نہ رہتا۔ تاریخ و سیر کی کتابوں میں اس کی کافی تفصیلات موجود ہیں۔

تقسیم کر دیا (۲) جو لوگ زیادہ منفعت کے لالچ سے غلہ سو روکنے رہے اور فروخت نہیں کرتے تھے ان کو اس پیشہ احتکار سے قانوناً نہایت سختی کے ساتھ روک دیا (۳) مفتوحہ ممالک کے گورنروں کو حکم بھیج دیا کہ جلد از جلد ان ممالک سے غلہ خرید کر مدینہ منورہ روانہ کر دیں چنانچہ حضرت ابو عبیدہؓ نے چار ہزار اونٹ غلہ لا کر مدینہ منورہ بھیج دیئے اور حضرت عمرو بن العاصؓ نے مصر سے سو کشتیاں غلہ سے بھر کر مدینہ کے راستہ مدینہ بھیج دیں۔ اور بہت تھوڑے عرصہ میں مدینہ منورہ کے بازار اور مصر و شام کا نرخ ایک ہو گیا اور قحط کا اثر دور ہو گیا (ازالۃ الخفاء جلد ۲ صفحہ ۶۶)

اور تدابیر کے ساتھ ساتھ آپ نے اس قحط و گرائی کے زمانہ میں اپنے اوپر لازم کر دیا کہ اس مصیبت کے دور ہونے تک گوشت کھنی اور دوسری مرغوب غذا میں ترک کروں گا۔ اور دودھ بھی نہ پیوں گا (ازالۃ الخفاء جلد ۲)

اپنے لڑکے کے ہاتھ میں خرپڑہ دیکھا تو خفا ہوئے کہ قوم فاقہ مست ہے اور تو پچھلوں سے لطف حاصل کرتا ہے۔ غرض جب تک قحط رہا۔ حضرت عمرؓ نے ہر قسم کے عیش و لطف سے اجتناب رکھا (خلفائے راشدین)

حضرت ابوبکر صدیقؓ کے زمانہ خلافت میں ایک دفعہ قحط پڑا۔ تو حضرت صدیقؓ نے فرمایا کہ کل اللہ تعالیٰ تمہاری اس تکلیف کو رفع کرنے کا سامان فرمائیں گے کل کو خوشخبری پہنچی۔ کہ حضرت عثمانؓ کے ہاں ہزار اونٹ غلہ سے لدے ہوئے شام سے آئے ہیں۔ صبح سویرے مدینہ منورہ کے تمام تاجر حضرت عثمانؓ کے دروازہ پر غلہ خریدنے کے ارادہ سے حاضر ہوئے۔ دروازہ کھٹکھٹایا۔ آپ گھر سے اپنی چادر نوٹھالیں پر ڈالے باہر نکلے۔ فرمایا کیا بات ہے کیسے آئے ہو۔ انہوں نے کہا کہ ہمیں خبر پہنچی ہے کہ آپ کے پاس ایک ہزار اونٹ غلہ سے لدے ہوئے آئے ہیں۔ آپ ہم پر فروخت کر دیں کہ ہم مدینہ کے فقراء پر فراخی کر دیں۔ آپ نے فرمایا اچھا اند آجاؤ۔ وہ سب اندر چلے گئے۔ دیکھا کہ آپ کے گھر میں

پس موجودہ گران بہائی اور اجناس کی کمیابی کے وقت بھی اگر صاحب ثروت و دولت حضرات ان تدابیر سے کام لے کر رضا خداوندی کے لئے مخلوق خدا کی ہمدردی اور اعانت میں سعی کریں تو یقیناً یہ پریشان کن حالت بالکل بدل جائے گی۔ یا کافی حد تک کم ہو جائے گی۔ اگرچہ یہ صحیح ہے کہ حکومت و اقتدار کے نہ ہونے کی وجہ سے ان تدابیر پر پورے طور سے باقاعدہ ایک نظام کے ماتحت عمل نہیں کیا جاسکتا لیکن انفرادی اور اجتماعی طور سے اب بھی اگر کوئی مخلصانہ کوشش کی جائے تو کامیابی کی بہت کچھ توقع ہے۔

معاشی پریشانیوں کو دور کرنے کی تدابیر (۱) اگرچہ ہمارے پاس اب بیت المال موجود نہیں کہ اس سے نقد و جنس فقراء پر تقسیم کریں۔ لیکن جن متمول افراد کے پاس لاکھوں کا سونا چاندی پڑا ہوا ہے۔ ہزاروں من غلہ ان کی اپنی ملک زمینوں میں پیدا ہو کر کوٹھڑیوں میں پڑا ہوا ہے۔ اگر ہر تنگدہ ہی لوگ ان میں سے صرف حقوق واجبہ پوری زکوٰۃ یعنی چالیسواں حصہ نکال کر دیں اور ہمہ اوار کا دسواں حصہ عشر دیں تو یقیناً بہت سے غریبوں اور محتاجوں کی کفالت کافی عرصہ تک اس سے ہو سکتی ہے اور اگر انسانی ہمدردی، دینی اخوت اور غریبوں کی بے بسی اور اپنی استطاعت کا لحاظ کر کے ثواب اخروی کی امید پر رضاء الہی کے لئے صدقات نافذہ کا سلسلہ بھی شروع کریں تو اور بھی اس عام معاشی پریشانی میں کمی آجائے گی۔

(۲) جو لوگ ان موجودہ اقتصادی حالات سے غلط فائدہ لے کر بے انتہا نفع اندوزی کے فاسد ارادوں سے ضروریات زندگی کو کونوں میں دبا جاتے ہیں جن کے اس فعل کو شرعی اصطلاح میں "احتکار" کہا جاتا ہے وہ اگرچہ ہماری غلامی اور بے دست دہائی کی وجہ سے شرعی قوانین کی زد سے محفوظ ہیں لیکن تبلیغ و انداز کے ذریعہ ان کو سمجھایا جائے کہ اگرچہ تجارت میں منافع کالینا جائز ہے۔ لیکن اس کا یہ معنی نہیں کہ صرف اپنی انفرادی

ملکیت کے بڑھانے اور اپنے حرص و آرزو کے پورا کرنے کے لئے اجتماعی تباہی کا باعث بنتے ہو اور ساری قوم کو بھوک میں مبتلا کر کے ان کی ہلاکت کا سبب بنتے ہو۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے:-

(۱) قال علیہ السلام (حضور نے فرمایا جو دوسرے ملکوں کے غلہ لاکر الجالب مرزوق لوگوں پر فراخی کرے کہ اس کی روزمی میں والمحتکر ملعون برکت ہوگی اور نفع بازمی کے ارادہ سے) (ابن ماجہ و بوقت ضرورت غلہ روکنے والا اللہ کی رحمت سے دور ہے۔) (دارمی)۔

(۲) قال علیہ السلام (۲) حضور نے فرمایا کہ جو شخص مسلمانوں سے من احتکر علی المسلمین بوقت ضرورت غلہ روک رکھے۔ اللہ تعالیٰ طعامہم ضررہ اللہ آخر کار ایسے کو جہنم دیا دوسرے موزی اراض) بالجہنم والافلاس اور افلاس میں مبتلا کر دیتا ہے۔ (مشکوٰۃ شریف بحوالہ ابن ماجہ)

(۳) قال علیہ السلام (۳) حضور علیہ السلام نے فرمایا۔ جو من احتکر طعاماً کوئی گرائی کے ارادہ سے بہ وقت ضرورت ادعین یوماً یردیہ چالیس روز سے زیادہ غلہ روک رکھے الغلہ فخذ یومئذ من اللہ ذبوی اللہ تعلقا سے ہزار ہونا چاہتا ہے اور اللہ دشمن کو شریف بتاؤ ایسے شخص سے ہزار ہوتا ہے۔

(۴) قال رسول اللہ (۴) حضور نے فرمایا۔ غلہ روکنے والا صلے اللہ علیہ وسلم بدترین انسان ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ بغیر العبد المحتکر اگر نرخ ارزاں کرتے ہیں تو وہ غلگین ان اخص اللہ ہوتا ہے اور اگر نرخ گراں کرتے ہیں الاسماحزن وان تو اس سے خوش ہوتا ہے۔

ان احادیث میں جس وعید شدید کا ذکر ہے اس کو ملحوظ رکھتے ہوئے وہ اس قبیح پیشہ سے رک جائیں اور جائز اور مناسب منافع پر غلہ کی تجارت کا سلسلہ جاری رکھیں۔ اس سے قوم کو بھی ضروریات زندگی ملنے میں سہولت ہوگی۔ اور تاجر کو بھی اپنی قسمت مل جائے گی۔ (الجالب مرزوق)

ہیں وہ ذرا عام مخلوق خدا کی حالت پر ترس کھا کر ان فضول خرچیوں اور عیاشیوں کو ختم کر دیں کھلو و آشوب کھاؤ اور پیو لیکن آگے وَلَا تَسْرِفُوا پر بھی عمل ہونا چاہیئے یعنی حد سے نہ بڑھ جایا کرو۔ وَلَا تَبْذِرْ رِزْقَکَ تَبْذِراً مال کو فضول مت اڑایا کرو۔ کیونکہ مبذرین نص قرآنی کی بنا پر اخوان الشیاطین شیطان کے بھائی اور اس کے گردہ کے لوگ ہوتے ہیں۔

یہ چند آیات و احادیث مختصر طور سے پیش کر چکا تاکہ اگر ان پر عمل شروع ہو جائے۔ تو موجودہ معاشی پریشانیوں اور عام غرباء کی بے چینیوں اور فاقہ مستیوں میں کمی آسکتی ہے۔ خدا کرے کہ کسی درمند صاحب استطاعت کے لئے میرے یہ الفاظ کارگر ثابت ہوں۔ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ رِزْقًا لَّكُمْ مِنْ قَبْلِ أَنْ يَأْتِيَكُمْ يَوْمٌ لَا يَبِيعُ فِيهِ وَلَا خَلَّةٌ وَلَا مَتَاعَةً۔ اے ایمان والو جو ہم نے تم کو روزی دی ہے اس میں سے خرچ کرو۔ اُس دن (قیامت) کے آنے سے پہلے جس میں نہ خرید و فروخت ہے اور نہ آشنائی اور نہ سفا

(۳) جن لوگوں کے پاس فاضل روپیہ ویسے بیکار پڑا ہے۔ اسی سے کام لے کر زرعی علاقوں سے فصل کے موقع پر غلہ منگوا لیا کریں۔ اور بغیر کسی منافع اور ملکہ کے اصل قیمت ہی پر فروخت کر لیا کریں۔ بلکہ اگر بعض اوقات کچھ کم بھی وصول ہو تو اس کو تجارتی خسارہ نہیں بلکہ قومی ہمدردی میں انفاق و تصدق سمجھ لیا کریں اس کے علاوہ جس طرح عمر فاروقؓ نے اس موقع پر غرباء و مساکین کا لحاظ فرما کر اپنے لئے مرغوبات کا استعمال ترک کیا۔ اور نان جویں پر گزارا کرتے رہے اسی طرح صاحب استطاعت لوگوں کو بھی اپنی پہلی عیاشیوں اور فضول خرچیوں میں تو کچھ کمی کرنے کی خواہ مخواہ ضرورت ہے یعنی میرا یہ مطالبہ نہیں کہ حضرت عمرؓ کی سنت پر کمالاً عمل پیرا ہو کر وہ بھی گوشت اور گھی کھانا ترک کریں اور دودھ پینا چھوڑ دیں بلکہ صرف اتنا ہی عرض ہے کہ وہ لوگ جو سرمایہ داری کے نشہ میں اپنے شوق کو پورا کرنے کے لئے گتوں کو مکھن کھلاتے اور دودھ پلاتے

قربانی کے کھالوں کا صحیح مصرف

دینی مدرسوں اور مذہبی اداروں کے وجود و بقا کی جس قدر ضرورت ہے وہ حساس مسلمانوں سے پوشیدہ نہیں۔ اسلام کا تحفظ اس عالم اسباب میں انہیں اداروں سے وابستہ ہے آج اس ظلمت کدہ ہند میں کلمہ اسلام کی تبلیغ و تعلیم انہی درسگاہوں کے ذریعہ سے ہو رہی ہے لیکن بسدائیسوس کہنا پڑتا ہے کہ اکثر اہل اسلام رشد و ہدایت اور دینی و دنیوی کے ان مرکزوں سے آنکھیں بند کئے بیٹھے ہیں۔ ان کی تمام تر توجہات دنیوی اور غیر اسلامی علوم کی تعلیم و تعلم اور نشر و اشاعت میں مرکوز ہو کر رہ گئیں۔ دینی مدارس کی امداد و اعانت مختلف طریقوں سے ہو سکتی ہے۔ زکوٰۃ و صدقات اور قربانی کے چمڑے سے غریب طلبہ کی امداد ایک پختہ دو کاج کا مادہ ہے علوم و دینیہ کے طلبہ سے زیادہ اچھے وافی سبیل اللہ کا مصداق اور کون ہو سکتا ہے۔ اس لئے ان تمام ارباب خیر حضرات سے جو اللہ تعالیٰ سے توفیق پاکر عید الاضحیٰ پر قربانی کرتے اور سنت ابراہیمی کو زندہ کرتے ہیں درخواست کی جاتی ہے کہ وہ اس موقع پر دارالعلوم عزیز یہ مسجد بھیرہ کو ضروریاد رکھیں۔ اور قربانی کے چمڑے اور کھالیں یا ان کی قیمت ”ہتھم صاحب دارالعلوم عزیز یہ جامع مسجد بھیرہ (پنجاب) کے پتہ پر ارسال فرما کر اجر جزیل اور ثواب عظیم کے مستحق بنیں۔

دارالعلوم مذکور سالہا سال سے علوم دینیہ و علوم عربیہ کی بیش بہا خدمات انجام دے رہا ہے مختلف بلاد و امصا کے طلبہ اس دارالعلوم سے فیض باب ہو کر دین حق کی خدمت میں جا بجا مصروف ہیں اس لئے توقع ہے کہ اہل ہم دارباب خیر حضرات دارالعلوم کی امداد فرما کر اس کا خیر میں ہمارا ہاتھ بٹائیں گے اور عند اللہ تاجور اور عند الناس مشکور ہوں گے۔ (ہتھم دارالعلوم عزیز یہ جامع مسجد بھیرہ۔ پنجاب)

بحث و نظر

عبد الشہ بن مسلم بن قتیبة دینوری اور کتاب الامامة والسياسة

(۲)

از مولانا سید سیاح الدین صاحب کاکا خیل مدرس و رکن ادارہ تالیف و تصنیف دارالعلوم عزیزیہ پبلیشر (ہ)

اس قدر ہیں کہ ان کے وہاں تک لجانے اور اٹھانے میں چار سو اونٹ کی ضرورت پڑے گی لے اور سفر میں ہمیشہ اپنے ساتھ مطالعہ کے لئے تیس اونٹوں پر لاد کر کتابیں لے جایا کرتا۔ اور جب اس کے پاس ابو الفرج اصہبانی المتوفی ۳۵۰ھ کی کتاب الاغانی پہنچی تو اس کے بعد اسی کو اپنے مشغلہ کے لئے کافی سمجھ کر اور کتابوں کو ساتھ نہیں رکھتا تھا۔

پیش نظر کتاب الامامة کی عبارتوں اور کلام کے جوڑ میں کوئی ایسی لطافت نہیں جس کی وجہ سے ہم اس کو ایک بہترین ادیب کی کتاب یقین کر سکیں۔ اس لئے صاحب بن عباد کی کتاب بھی نہیں معلوم ہوتی۔

(۲) صاحب بن عباد کی کتاب کے متعلق یہ الفاظ تو گزرجچے ہیں۔ یندکر قیلہ فضائل علی رضی اللہ عنہ و ینبیت امامتہ علی من تقدّمہ موجودہ کتاب الامامة میں اگرچہ تمام شیعیت بھری ہوئی ہے لیکن وہ تو تاریخی واقعات کو کچھ توڑ مروڑ کر ایک غلط رنگ کی تاریخ پیش کی گئی ہے۔ مشاہیرات صحابہ جنگ جمل و صفین اور اس کے بعد واقعات کو رافضیانہ طرز پر ذکر کیا گیا ہے حضرت علیؑ کی امامت کا اثبات یا ان کے فضائل و مناقب کو مستقل طور سے کوئی ایسی خاص جگہ نہیں دی گئی۔ کہ ہم اب مجموعہ کتاب کے متعلق موضوع کا ذکر کرتے ہوئے مباحث

جس طرح صاحب کشف الظنون نے صاحب بن عباد کی تصانیف میں سے ایک کتاب کتاب الامامة قرار دیا ہے اسی طرح اس کے دوسرے متذکرہ نگار اس کے حالات بیان کرتے اور اس کی تصنیفات شمار کرتے وقت کتاب الامامة کا بھی ذکر کرتے ہیں۔

(و صنف) کتاب الامامة یندکر فیہ فضائل علی رضی اللہ عنہ و ینبیت امامتہ علی من تقدّمہ لاندہ بیان شیعہ۔ (ابن خلکان ص ۹۴ ج ۱ و شذرات الذہب ص ۱۱۵ ج ۳ وغیرہ)۔

اس چیز کو معلوم کرنے کے بعد بظاہر تو بات بالکل آسان تھی کہ میں دعویٰ کرتا کہ موجودہ کتاب الامامة ابن عباد و زبیدی کی کتاب ہے۔ حوالے بھی موجود۔ وہ بھی شیعہ۔ اور کتاب بھی شیعوں کی۔ لیکن دو چیزیں ایسی اہم مانج ہو رہی ہیں کہ اس فیصلہ کو سنانے سے ہم رک رہے ہیں

۱۔ ایک تو وہی ذوقی چیز ہے صاحب بن عباد جیسا کہ اجمالاً گذر چکا۔ فنون ادب کا گاہ گذار ہے لغت عربی میں ایک کتاب المیختصات جلدوں میں لکھی اور دوسری ادبی کتابوں اور رسائلوں کا مصنف رہا ہے۔ اس کے متعلق مورخین کے الفاظ یہ نقل ہوتے ہیں دلہ رسائل بدیعہ و نظم جید علی شوق ذوق کا یہ حال تھا کہ جب منصور بن نوح ماسانی نے وزارت کے لئے اپنے پاس بلایا۔ تو اور اذکار کے ساتھ ساتھ ایک عذر یہ بھی لکھا۔ کہ میرے پاس خاص استعمال کی کتابیں

لہ شذرات الذہب جلد ۳ ص ۱۱ و بغیۃ الوعاة فی اخبار اللغویین الخ الخ ۱۹۶، اس میں المیختص کی دس جلدیں لکھی ہیں۔ لہ ابن خلکان جلد ۱ ص ۳۲ و شذرات ص ۱۱ جلد ۳۔

طرز پر اپنے خیالات کا اظہار ہوگا۔ اور موجودہ کتاب تو ایک تاریخی شکل کی چیز ہے۔ اس لئے یہ ابوالحسین بصری کی کتاب بھی ہرگز نہیں۔

باقی جن دو مصنفوں کا ذکر کشف الظنون میں ہے ان کے حالات سروسٹ مجھے دستیاب نہ ہو سکے۔ لیکن اندازہ یہی ہے کہ ان دونوں کی کتابیں بھی تاریخی نہیں بلکہ مسئلہ امامت کے متعلق ہر ایک کی اپنی تحقیق ہوگی۔ فرس الطوسی میں جو شیعہ مصنفین شمار کئے گئے ہیں۔ ان کے حالات و تصانیف دیکھ کر پتہ لگتا ہے کہ بہت شیعہ مصنفین نے اس مسئلہ امامت میں کتابیں لکھی ہیں اور ہر ایک نے اپنی کتاب کا نام ”کتاب الامامۃ“ ہی رکھا ہے۔ اس لئے اس نام کی کتابیں وہ چار نہیں جو کہ کشف الظنون میں ہیں بلکہ ان کے علاوہ اور بھی بہت سی کتابیں تھیں۔ اور ان سب کا تعلق مسئلہ امامت ہی تھا۔ اور ظاہر ہے کہ کسی تاریخی کتاب کے لئے کتاب الامامۃ کوئی موزون عنوان بھی نہیں۔ اس لئے جہاں تک میرا اپنا خیال ہے یہ کتاب شیعہ مصنف نے تاریخی طور پر تاریخی نام سے لکھی تھی، بعد میں نام میں کچھ تبدیلی ہوتی گئی۔ اور اب اس نام سے مشہور ہو گئی۔

روافض کے متعلق مستند اور کافی معلومات کا ذخیرہ حضرت شاہ ولی اللہؒ کے خاندان میں زیادہ مل سکتا ہے وہ اپنے زمانہ میں اس فتنہ اور ان فتنہ انگیزوں میں مبتلا تھے۔ تبصر علی اور دقت نظر ان کی کافی تھی۔ لہذا وہ جس نتیجہ پر پہنچے ہیں وہ یقیناً اقرب الی الصواب ہو کر رہا ہے انہوں نے ایسی ایسی علمی باتیں، دقیق نکتے، اور بیش بہا جواہر ربی مسلمانوں کے سامنے پیش کئے ہیں جن کی قدر و منزلت وہ شخص جان سکتا ہے۔ جو کسی ایک مسئلہ کی تحقیقی تلاش کے لئے ہزاروں کتابوں کے اوراق کا مطالعہ کرتا ہے مگر پھر بھی دل کے اطمینان اور سینہ کے انشراح کے لئے کچھ بھی ہاتھ نہیں لگتا۔ ابن قتیبہ کے نام سے تاریخ کی یہ سرتاپا غلط کتاب

کا خلاصہ ان الفاظ میں ذکر کر دیں۔ کہ اس میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے فضائل کا ذکر ہے اور آپ سے اگلوں پر آپ کی امامت ثابت ہے۔ نیز صاحب بن عباد شب جمہ ۱۲ صفر ۲۸۵ھ میں وفات پانگے ہیں اور اس کتاب میں تاریخی حالات ۱۶۷ھ ہجری تک مذکور ہیں یہ اگرچہ ضروری تو نہیں لیکن ظاہر ہے کہ اگر ابن عباد لکھتے تو اپنے زمانہ حیات یا کم از کم اپنی زندگی کے قریب عہد تک حالات مرتب کرتے۔ خاتمہ میں جو جو ذکر کیے ہیں وہ کوئی معتد بہ وجہ نہیں پس فی الجملہ یہ بھی ایک دلیل ہے کہ یہ ابن عباد کی لکھی ہوئی نہیں۔ (والعلم عند اللہ)۔

د ابوالحسین بصری، صاحب کشف نے ایک کتاب الامامۃ ابوالحسین البصری محمد بن علی الشکلم العتزل کی تھہرائی ہے۔ یہ ابوالحسین، شیخ العتزل اور تصانیف کلامیہ کا مصنف ہے بغداد میں رہ کر اس نے مذہب اعتزال کا درس دیا اور پھر بغداد ہی میں ۵۷ھ ربیع ثانی روز سہ شنبہ ۲۳۷ھ میں وفات پائی۔ اور مقبرہ شوشونیر میں مدفون ہوئے۔ قاضی عبداللہ ابو عبد اللہ الصمیری نے اس پر نماز جنازہ پڑھائی۔ ابن خلکان فرماتے ہیں ولہ التصانیف الفائقة فی اصول الفقہ العتد تصغیر الدولہ۔ غرالدولہ۔ شرح الاصول الخمسہ۔ کتاب فی الامامۃ اور اس کے اور بھی کتابیں اصول دین میں اس کی تصنیفات ہیں۔

ابوالحسین بصری معتزلی اور مذہب اعتزال کے متکلم تھے اس نے کلامی مسائل کو بڑے بڑے معایا اور ایک متکلم کی حیثیت سے اس کی شہرت ہو گئی ہے اور اس لئے اس کے متعلق یہ کہا گیا دھواحد ائمتہم الاعلام المشار الیہ فی هذا الفن اور بہت سے معتزلہ امامت وغیرہ مسائل میں شیعوں کے ہمنوا گذرے ہیں قرین قیاس یہ ہے کہ ابوالحسین بصری نے جو کتاب الامامۃ لکھی ہوگی وہ مسئلہ امامت کے متعلق کلامی

۱۵ ابن خلکان جلد ۱ ص ۱۱۱ و شذرات ص ۳۵۵ جلد ۳، تاریخ خطیب

نزدادی جلد ۲ ص ۱

غیر مشہورہ کا کوئی اعتبار نہیں۔ (تحفہ اثنا عشریہ ۹۵)
(۲) کبھی شیعہ علماء فضائل خلفاء اربعہ میں کوئی کتاب تصنیف کر دیتے ہیں۔ اور اس میں اہل سنت کی صحیح کتابوں سے صحیح حدیثیں نقل کر دیتے ہیں۔ لیکن جب امیر المؤمنین حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے فضائل ذکر کرنے کی نوبت آ جاتی ہے تو اس ضمن میں بعض ایسی چیزیں جو کہ خلفاء ثلاثہ کے حق میں موجب قدر و ثمن ہوتی ہیں وضع کر جاتے ہیں۔ یا شیعوں کی کتابوں سے نقل کرتے ہیں۔ اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خلافت کی حقیقت کے بارے میں چند صحیح نصوص اور یہ کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ ہوتے ہوئے جو کوئی خلیفہ بن جائے تو وہ یہ اور وہ ہے یہ درج کر جاتے ہیں۔ تاکہ اس کو دیکھ سن کر سامع و ناظر شبہ میں پڑ جائے اور خلفاء ثلاثہ کے بارے میں اس کے دل میں بدظنی پیدا ہو جائے۔ (حضرت شاہ صاحب نے اس کی بھی مثالیں دی ہیں) تحفہ ۹۷

(۳) شیعہ کبھی اہل سنت والجماعت کے مؤرخوں کے ساتھ یوں دھوکہ کرتے ہیں۔ کہ تاریخ کی کتاب لکھ لیتے ہیں۔ اور اُس میں ایسی بات جس سے یہ وہم پیدا ہو سکے کہ مؤلف اہل سنت سے خارج ہے درج نہیں کرتے۔ لیکن سیرہ خلفاء احوال صحابہ اور ان کی باہمی محاربات کے بیان میں کچھ حصہ تھوڑا سا اپنے مذہب کا ملا لیتے ہیں۔ بعض اہلسنت والجماعت مؤرخین اس خیال سے کہ مصنف سنی اور محقق ہے اُس سے نقل کرتے ہیں اور غلطی میں پڑ کر رفتہ رفتہ وہی غلطی بے تحقیق ناظرین کی ضلالت کا سبب بن جاتا ہے حتیٰ کہ سید جمال الدین محدث صاحب روضۃ الاحباب بھی دھوکہ میں آکر بعض جگہ ایسی تاریخوں سے نقل کر لیتے ہیں خصوصاً حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے قصہ ہجرت اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کے اُس سے توقف اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی شہادت کے واقعہ میں وہ اس قسم کی تاریخوں پر اعتماد کر کے دھوکہ کھا گئے ہیں۔ اور اس قسم کے نقول کی علامت وہاں یہ ہوتی ہے کہ وہ یہ کہتا ہے

کی صحیح حیثیت اور اس کے درجہ کے متعلق ہم نہایت پریشان رہتے اور سینکڑوں کتابوں کے ہوتے ہوئے بھی ہم شاید اس نتیجہ کو حاصل نہ کرتے جو حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب تحفہ اثنا عشریہ کی عبارت سے ہم حاصل کر چکے ہیں۔ بطور تمہید کے اول شیعوں کے چند اُن مکائد کا اجمالی ذکر کرتا ہوں۔ جن کا ذکر حضرت شاہ صاحب نے کر کے سنیوں کو اُن کی خباثتوں سے متنبہ کیا ہے۔ اور خاص کر وہ مکائد جن کا تعلق تصنیف و تالیف اور روایت و حکایت سے ہے۔

(۱) شیعہ علماء اکثر یہ کیا کرتے ہیں کہ تفسیر و سیر کی اُن کتابوں میں جن کا استعمال سنی علماء و طلبہ کے ہاں کم رہتا ہے یا احادیث کی وہ کتابیں جو کہ زیادہ مشہور نہیں ہوتیں اُن میں اپنی طرف سے موضوع جھوٹی ایسی باتیں جو کہ شیعہ مذہب کی موید ہوتی ہیں ملتی کر دیتے ہیں۔ اور پھر اس سے سنی ناواقف علماء کو بھی بعد میں دھوکہ ہو جاتا ہے اس کی مثال نقل فرمائی ہے۔

د محمد شاہ کے زمانہ میں شہر دہلی کے اندر دو شیعہ بھائی طبقہ امرا میں سے تھے۔ کہ صحاح ستہ اور مشکوٰۃ شریف جو کہ اہلسنت کی کتابیں تھیں اور بعض دوسری تفاسیر اُن کو نہایت بہترین کاغذ پر خوشخط کتابوں سے لکھوائے اور جگہ جگہ اپنے مذہب کی تائید کی حدیث ملا لیتے۔ پھر ان نسخوں کے جدا دل کو مطلقاً مذہب کر کے بہت معمولی قیمت پر بازار میں فروخت کرنے کے لئے لے آتے۔ معمولی قیمت پر بہترین خط و کاغذ اعلیٰ کتابوں کو دیکھ کر ناواقف خریدتے اور اس طرح اس کی اشاعت ہو جاتی۔ اور اس طرح اصفا میں خاندان صفویہ کے امراء میں سے ابراہیم بن علی شاہ دہلی پر یہ کام کراتے رہے لیکن ان مکاریوں اور دھوکہ بازیوں سے بھی اُن کا مقصد حاصل نہ ہو سکا۔ اہل سنت کی مشہور کتابیں کمال شہرت کی وجہ سے قابل تحریف نہیں اور کتب

فرماتے ہیں:-

”کید نوزد ہم“ شیعہ علماء کبھی یہ شرارت کرتے ہیں کہ اہل سنت کے معتبر و مستند علماء کے اسماء و القاب اور کیتوں پر غور کر کے دیکھتے ہیں کہ اُن میں سے جو کوئی بڑا شخص اپنے کسی عالم کا ہمنام یا ہم لقب پالیتے ہیں۔ تو اُس اپنے شیعہ عالم کی حدیث و روایت اس سنی کی طرف منسوب کر دیتے ہیں۔ نام و لقب کے اتحاد کی وجہ سے دونوں میں امتیاز بڑا مشکل ہوتا ہے۔ پس ناواقف سنی اس کو اپنے ائمہ میں سے ایک امام اعتقاد کر کے اس کی روایت کو قابل اعتبار ٹھہراتے ہیں۔ مثلاً سدی کہ دو شخص اس نام کے ہیں۔ سدی کبیر و سدی صغیر، کبیر اہل سنت کے معتبر علماء میں سے ہیں اور صغیر و ضاعین و کذاہین میں سے اور غالی اور مستند رافضی ہے اور اسی طرح ابن قتیبہ نام کے بھی دو شخص ہیں۔ ابراہیم بن قتیبہ غالی رافضی اور عبداللہ بن مسلم بن قتیبہ اہل سنت میں سے محدود ہے کتاب المعارف اصل میں اس اخیر کی تصنیف ہے لیکن اس رافضی ابن قتیبہ نے بھی اپنی کتاب کا نام معارف رکھا۔ تاکہ لوگوں کو نام (مصنف و کتاب) سے اشتباہ ہو جائے (تحفہ اثنا عشریہ ص ۸۶)

کید ہشاد و یکم۔ بعض روایتیں کبھی شیعہ علماء اپنے مذہب کے موافق ایسے شخص کی کتاب سے نقل کرتے ہیں کہ جو عام لوگوں کے خیال میں اہل سنت سے شمار ہوتا ہے اور حالانکہ فی الواقع وہ اہل سنت میں سے نہیں ہوتا (صرف نام سے شبہ پڑ جاتا ہے)

مثلاً ابن عقدہ جبار و دمی رافضی اور ابن قتیبہ جو کہ نہایت کٹر شیعہ تھا۔ اور اخطب خوارزم کہ غالی زیدی گذرا ہے الخ (تحفہ ص ۱۳۴) حضرت شاہ صاحب نے اپنی کتاب میں بہت جگہ ابن قتیبہ کا نام شیعہ مؤرخ کی حیثیت سے ذکر کیا ہے اور بتلایا ہے کہ اس نام سے لوگ بہت دھوکہ کھالیا کرتے ہیں۔

شاہ صاحب کی اس تحقیق کے بعد اب حقیقت حال

کہ روایتوں میں ایسا آیا ہے۔ محققین اہل سنت ایسی تاریخوں کے مطالعہ سے احتراز واجب قرار دیتے ہیں۔ (تحفہ ص ۱۱۶)

(۴) کبھی وہ ایک اور طرح سے اہل سنت کو دھوکہ دینا چاہتے ہیں۔ یعنی تاریخ کی کوئی کتاب لکھتے ہیں اور اس میں اہل سنت کے معتبر تواریخ سے صحیح طور پر نقل کرتے ہیں اور کسی قسم کی خیانت سے کام نہیں لیتے۔ لیکن جب صحابہ کے ذکر اور اُن کے مشاہرات کی نوبت آ جاتی ہے تو موجب فخر و وطن چیزیں محمد بن جریر طبری شیعہ کی کتاب سے جو اس نے مثالب صحابہ میں تصنیف کی ہے یا اس کی کتاب ایضاح المسترشد سے جو کہ امامت میں ہے نقل کر لیتے ہیں۔ اور صریحاً کتاب کا نام نہیں لیتے بلکہ یوں کہتے ہیں کہ طبری نے کہا ہے۔ پس یہاں پر ناظرین کو غلطی ہو جاتی ہے۔ کہ شاید یہاں مراد محمد بن جریر طبری شافعی ہیں۔ کہ اس کی تاریخ تاریخ کبیر کے نام سے مشہور اور اصح التواریخ ہے۔ پس مؤرخین نقل در نقل کرتے چلے آتے ہیں، اور یہی پھر موجب تخریب بن کر بہتوں کو ورطہ غلا میں گرفتار کر لیتا ہے۔ یہ تاریخ کبیر بہت عزیز الوجود اور کیا ب ہے اور جو عام طور سے مشہور ہے وہ اس کا مختصر ہے کہ اس کی تحریف مسامحی شیعہ نے کر دی ہے۔ اور اس مختصر کے مترجمین بھی اکثر شیعہ ہی ہیں۔ پس تحریف در تحریف ہونا ظاہر ہے (تحفہ ص ۱۱۷-۱۱۸)

حضرت شاہ صاحب نے اس سلسلہ میں اس قسم کے بہت سے مکائد اور ان کی خباثتوں کے چند نمونے پیش کر دیئے ہیں۔ جن سے معلوم ہوتا ہے کہ اس فرقہ کے لوگوں نے ہمیشہ ہی کارروائی کی۔ اور تاریخی حقائق کو توڑ مڑ کر سنیوں کو گمراہ کرنے کی کوشش کی حضرت شاہ صاحب انہی مکائد میں سے اُن کا ایک کید یہ بھی بیان فرماتے ہیں جس کی وجہ سے آج ہم مجبور ہو کر سنی بھائیوں کو سمجھا رہے ہیں کہ وہ کتاب الامانہ کو ابن قتیبہ کی تصنیف نہ سمجھیں۔ شاہ صاحب

عن ابی بطة عن احمد بن ابی عبد الله عن ابراهيم بن قتيبة - (فهرس الطوسي مصري ص ۵۱)

طوسی نے یہ نہیں بتلایا کہ اس کی اس کتاب کا نام کیا ہے اس لئے جتنا ہم کیسے کہہ سکتے ہیں کہ اس سے مراد یہی موجود کتاب الامامة ہے۔ لیکن جیسا کہ عرض کر چکا۔ حضرت شاہ صاحب کی اس تحقیق کی بناء پر جب اس نے معارف نام کی کتاب لکھی ہے۔ اور بتلایا کہ موجودہ کتاب وہ معارف معلوم ہوتی ہے۔ اس لئے کہنا پڑتا ہے۔ کہ طوسی کے خیال میں نہ کتاب سے مراد یہی موجودہ کتاب الامامة والی ہے۔ اور یہ اسی ابراہیم بن قتیبة رافضی کی تصنیف ہے جس طرح طوسی نے اس کو من اهل اصفهان کہا ہے اس طرح مجھ المصنفین میں بھی ہے۔

ابراهيم بن قتيبة الاصفهاني من علماء الامامية المصنفين المتوفى سنة

(مجم المصنفين جلد ۲ صفحہ ۳۰۲)۔

صاحب مجمع نے بتلایا کہ ابراہیم بن قتیبة کی وفات ۱۳۲ھ میں ہوئی۔ اور عبد اللہ بن مسلم بن قتیبة کی وفات صحیح قول کی بناء پر ۱۳۲ھ میں ہے۔ دونوں کی وفات کے درمیان ۲۴ برس کا عرصہ ہے۔ اور یہ کوئی زیادہ مدت نہیں۔ اس لئے یہ کہنا صحیح ہوا کہ یہ دونوں ابن قتیبة معاصرین تھے۔ ایک بغداد میں گزرے ہیں اور ایک اصفہان میں۔ دائرة المعارف الاسلامیہ عربی ترجمہ ان ایکلو پیڈیا آف اسلام میں ابن قتیبة دینوری کے حالات میں لکھتے ہیں۔

و کتاب الامامة والسياسة (طبع بالقاهرة

۱۳۲۲-۱۳۲۴) وهذا ينسب الى ابن قتيبة

ببداية ده غوى (فی الج ۱۰۰ ج ۱

صفحہ ۴۱۵-۴۲۱) يدرج ان هذا المصنف لكتبه

في حياة ابن قتيبة رجل مصر او مغربي

(دائرة المعارف جلد اول حصہ رابع ص ۲۶۲)

۱۷ یہاں کسی جرمن رسالے کا نام ہے۔

کا سمجھنا آسان ہو گیا۔ ابراہیم بن قتیبة رافضی شیخ مؤرخ نے اسی کیفیت کی آڑ میں اہل سنت کو دھوکہ دینے کی غرض سے عام شیعہ علماء کی طرح ایک تاریخی کتاب تصنیف کی۔ اور لوگوں کو مزید اشتباہ میں ڈالنے کے لئے یلبیس بھی کی کہ اس کا نام علامہ ابن قتیبة کی کتاب معارف کی طرح معارف رکھا۔ معلوم ہوتا ہے کہ یہی موجودہ کتاب الامامة والسیاسة وہی چیز ہے جس کا نام بعد میں معلوم نہیں کہ کس زمانہ میں بدل دیا گیا۔ کتاب الامامة عنوان اس کتاب کے لئے زیادہ موزوں ہے جس میں خاص کر مسئلہ امامت کے متعلق بحث کی گئی ہو۔ اور یہی وجہ ہے کہ اس نام کی کتابوں میں جیسا کہ گذر چکا مسئلہ امامت کی تحقیق اور شیعوں نے حضرت علیؑ کی تفضیل کو ثابت کیا ہے۔ پس ظاہر ہے کہ مصنف نے اس تاریخی کتاب کو کتاب الامامة سے موصوم کیسے کیا ہوگا۔ ہاں بہت ممکن ہے کہ بعد میں ایک شیعہ مصنف کی کتاب ہونے کی بناء پر کتاب الامامة نام شیعہ تصنیف کے مناسب حال جان کر لوگوں نے تبدیلی کی ہو۔ اور شاید اہل سنت ہی نے کی ہو۔ تاکہ معارف کی بجائے اور نام ہو کر ابن قتیبة کے معارف سے اشتباہ کچھ نہ کچھ تو کم ہو جائے۔

(ابراہیم بن قتیبة رافضی) ابراہیم بن قتیبة رافضی جس کو حضرت شاہ صاحب شیعہ مؤرخ اور غالی بتلائے ہیں۔ اس کے متعلق کتابوں میں اتنا کچھ مل گیا۔ علامہ حافظ ابن حجرؒ نے لسان المیزان میں اس کا ذکر کیا ہے۔

ابراهيم بن قتيبة الاصفهاني ذكره الطوسي

من مصنفى الشيعة الامامية - (لسان الميزان ج ۱)

طوسی کی فرس میں اس نے مذہب امامیہ کے مصنفین کا ذکر کیا ہے۔ ان میں سے ابراہیم بن قتیبة کے متعلق یوں لکھتا ہے:-

ابراهيم بن قتيبة من اهل اصفهان له كتاب

اخبرناه به عدة من اصحابنا عن ابی الفضل الشيباني

دیگر تصانیف میں کئی جگہ اس کتاب کے حوالے دیئے گئے ہیں۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ اس کتاب کے بارہ میں انہوں نے تحقیق سے کام نہیں لیا۔ اور وہ اسے ابن قتیبہ دینوری المتوفی ۳۷۶ھ کی تصنیف سمجھ رہے ہیں۔ حالانکہ ان کے پاس اس کی کوئی دلیل موجود نہیں۔ مولانا سید سلیمان ندوی نے "حیات امام مالک" کے صفحہ ۵۸ پر خود اس بارہ میں شبہ ظاہر کیا ہے کہ "بقول ابن قتیبہ المتوفی ۳۷۶ھ اگر وہ کتاب الامامۃ کا مصنف ہے" اس "اگر" کے لفظ سے ثابت ہے کہ ان کو بھی اس کتاب کے ابن قتیبہ دینوری کی تصنیف ہونے میں شبہ ہے اس لئے ہم مولانا ندوی سے درخواست کرتے ہیں کہ رسالہ معارف میں اس کتاب کے بارہ میں محققانہ روشنی ڈالیں۔ تاکہ اس کی اصل حقیقت ظاہر ہو اور اہل سنت کے عقاید میں اس خطرناک کتاب کے مطالعہ سے انقلاب واقع نہ ہو اسی طرح دوسرے علمی ادارہ ندوۃ المصنفین دہلی کے رسالہ برہان بابت فروری ۱۹۴۰ء ص ۱۵۰ و ۱۵۱ میں بھی اس کتاب کو ابن قتیبہ کی تصنیف قرار دیا گیا ہے۔ اُن سے بھی عرض ہے کہ جریدہ برہان کے صفحات پر اس سلسلہ میں کوئی تحقیقی مضمون شائع کریں۔ حیدر آباد کی نشر گاہ سے مولانا سید مناظر احسن گیلانی نے واقعاتیہ کر بلا کو حسن انداز میں بیان کیا تھا۔ وہ سب اسی الاماموں سے ہی ماخوذ تھا۔

مولانا حبیب اللہ لاشانی فاضل بھی ابن قتیبہ کے نام سے دھوکہ کھا کر شیعوں کی لایعنی خرافات کو نشر کرنے کا باعث بنا۔ شیعوں کی کوشش سے اسلامی تاریخ کے نام سے یہ کتاب ہندوستان کی بعض یونیورسٹیوں کے نصاب تعلیم میں رکھی جا رہی ہے۔ لہذا اہل سنت پر فرض ہے کہ پورے زور سے اس کے مصنف کی حقیقت دنیا پر واضح کر دیں۔

و ما علینا الا البلاغ

ہر قسم کی کتابوں کی کثرت اور دوسری سہولتوں کی وجہ سے مغربی مستشرقین کو تحقیق کا موقع خوب اچھی طرح سے مل سکتا ہے۔ وہ غوی نے بھی جو تحقیق کر کے یہ ترجیح دی ہے کہ یہ کتاب ابن قتیبہ رحمہ کی حیات میں کسی اور نے لکھی ہے اس پر ضرور انہوں نے کچھ شہادتیں پیش کی ہوں گی مگر ان کا وہ مضمون ہمارے سامنے نہیں کہ اس سے کچھ اس بارے میں استفادہ کر سکیں۔ اس کے قول سے اتنا تو معلوم ہوا کہ کتاب کا اصل مصنف ابن قتیبہ کا معاصر ہے۔ ہاں مصری اور مغربی ہونے میں اُن کو خود شبہ ہے۔ اور ہم اور جالوں اور قرائن سے ثابت کر چکے کہ ابراہیم بن قتیبہ اصفہانی المتوفی سنہ ۳۷۶ھ جو معاصر ہے اس نے شیعیت کی تردید ہی کے لئے صرف ابن قتیبہ کی کنیت کی بنا پر لوگوں کو شبہ میں ڈالنے کی کوشش کی۔ اور یہی کتاب لکھی۔ اور علامہ ابن قتیبہ رحمہ کی اپنی تصنیف یہ ہرگز برگز نہیں ہو سکتی۔ لہذا چاہئے کہ اس کو بالکل رد افض کی کتاب سمجھی جائے۔ اور ابن قتیبہ کی تصنیف سمجھے ہوئے اس کی روایات پر کسی قسم کا اعتقاد نہ کیا جائے۔ اس کی جو بات صحیح روایات کے خلاف ہوگی۔ اس کو ہم بلا کھٹکے یہ کہہ کر رد کر سکتے ہیں کہ یہ شیعہ کی بات ہے جو بالکل قابل حجت نہیں۔ اور جیسا کہ عرض کر چکا ہوں اور حضرت شاہ صاحب رحمہ نے تحفہ اثنا عشریہ میں بار بار سینکڑوں مثالیں بتلا کر سمجھا دیا کہ شبہ فرقہ انتہائی تعصب کی وجہ سے تقبیہ کے "ثواب غظیم" کی بنا پر ہر قسم کے جھوٹ بولنے لکھنے میں کبھی دریغ نہیں کرتے

هذا ما عذی والعلہ عند اللہ العلیم المجید۔

ارکان دار المصنفین اعظم گڑھ سے ایک سوال

ہندوستان کے سب سے بڑے علمی ادارہ دار المصنفین اعظم گڑھ نے جس قدر کتابیں شائع کی ہیں ان میں محققانہ رنگ غالب ہے۔ مگر الامامۃ والسیاستہ کو ابن قتیبہ دینوری کی کتاب ظاہر کرنے اور اسکے حوالے دینے میں ان سے تسامح ہوا ہے۔ تاریخ اسلام اور

خاکساریات

خاکساریت ایک نیا مذہب ہے

(نقش جعفری از سہارن پور)

مذہب کی سچائی کا معیار کیا ہے۔ نہیں بلکہ خود مذہب کیا شے ہے اور اس کا مقصد و بیہیہ کیا ہے؟ خدا اور اس صحیح منشأ کے مطابق آج تک کوئی حتمی اور متفق علیہ دلیل نہیں مل سکتی ”دیباچہ“ تذکرہ اردو صفحہ ۲۴ فتنہ شعار خدا نے اپنی راہ رضا میں تاب گسل اور ابلہ فریب بتوں کا جم غفیر کھڑا کر دیا۔ ”دیبیاچہ اردو صفحہ ۷۸ سطر ۷“

منصب رسالت مشرقی کی نظر میں

”رسول جب تک زندہ تھا اس انسانی زندگی کا زندہ امیر تھا“ مولوی کا غلط مذہب ۷ صفحہ ۸-۹ ”سب رسول گذر چکے سب مات اور قتل کے ماتحت آپ کے“ مولوی کا غلط مذہب ۷ صفحہ ۹-۱۵ اسلام کو محمد صلی اللہ علیہ و سے بحث نہ تھی اس کو اس جسم الہی سے کوئی غرض نہ تھی۔ جو مٹی میں مل کر مٹی ہو جانے والا تھا ”تذکرہ دیباچہ صفحہ ۹-۲۶“

نماز کی توہین

”یہ روزہ نماز نہیں پچھلوں کی ناخلفی اور شہنوں کی پیروی ہے“ (اشارات صفحہ ۱۲۰)

ج کی اہمیت کو ہلکا کرنے کی کوشش

بوڑھوں کا آخری عمر میں حج قطعاً عبادت نہیں۔

دیباچہ صفحہ ۹۰ حج کے اجتماع پر صرف وہی جایا کریں جو نوجوان ہوں۔ (الاصلاح ۲۸ جولائی ۱۹۳۵ء) حج شرک ہے۔ حج کے فریضہ کو علی الحساب ہوا کر ناجر اسود کو چومنے کے خاطر چومنا میرے نزدیک فی الحقیقت بت

افسوس ہوتا ہے ان لوگوں پر جو فتنہ خاکسار کو غلبہ اسلام کی تحریک سید کے نام سے موسوم کرتے ہیں۔ دراصل بنائے خاکساریت کا منشأ اسلام کی خدمت نہیں۔ بلکہ اسلام کے نام سے دھوکہ دے کر ایک نئے مذہب ”خاکساریت“ کی بنیاد قائم کرنا ہے۔ لیکن اس فتنہ کی راہ میں جو چیز سد راہ ہے وہ علماء کرام اور دیندار لوگوں کی ذات ہے یہی وجہ ہے کہ مشرقی پسر عطا محمد چکڑا لوی نے علمائے کرام سے لے کر لوہیا، اللہ اور معاذ اللہ صحابہ کرام تک پر سو قیاناہ حملہ کر کے اسلام کی مقدس تعلیم کو بھولے بھالے مسلمانوں کی نظروں سے گرانے کی کوشش کی ہے۔ لیکن ان ہفوات سے کیا بنتا ہے؟ اسی سرزمین پنجاب سے متعدد جموں نے مدعیان نبوت اور فتنہ گر پیدا ہوئے جو مثل حباب کے چند دن اپنے کفر کی اشاعت کر کے ہمیشہ کے لئے نیست و نابود ہو گئے مگر یہ خدا کا دین اسلام اسی شان و شوکت سے قائم ہے۔ اور قیامت تک قائم رہے گا۔ (آمین)۔

بعض خاکساروں کو یہ کہتے سنا ہے کہ ہمیں مشرقی کے عقائد سے کچھ سروکار نہیں ہم تو اس کے حسن تنظیم کو دیکھ کر اس کی جماعت میں شامل ہو گئے ہیں۔ یہ بات محالات قطعیہ سے ہے کہ کوئی ایک شخص کو اپنا مذہبی پیشوا یا امیر سمجھے اور پھر کہے کہ میں اس کے عقائد سے متفق نہیں۔

مشرقی کے ایمان کی حقیقت

”آج تک یہ قطعی فیصلہ نہ ہو سکا کہ کونسا مذہب سچا ہے“

پرستی ہے ایک بحث اور بے نتیجہ کام ہے۔“

قرآن پاک کی توہین

”آج مسلمہ کذاب کا اقترا کیا ہوا قرآن جس کی چند پریشانیاتیں کہیں کہیں ملتی ہیں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے لائے ہوئے قرآن سے کسی اسلوب میں کم نظر نہیں آتا (مقدمہ ۲۵) قرآن کا ایک ایک لفظ پڑھ کر دس دس نیکوں کا منتظر ہونا مضحکہ خیز ہے (دیکھا چہ ۱۵) مشرقی کے شاگرد کا بیان (۱۹۴۲ء میں گورنمنٹ ہائی سکول شہر پشاور میں پڑھتا تھا ایک دن مشرقی نے کہا جاؤ بیچنے کے کمرہ میں ملا قرآن پڑھ رہا ہے اس سے جا کر قرآن پڑھو۔ میں نے دیکھا کہ ایک معمولی سی جگہ جو نہایت ذلیل و خوار حالت میں تھی پڑھنے کے لئے معین تھی اور خوبصورت بالائی کمرے انگریزی دانوں کے لئے میں نے مشرقی سے کہا کہ قرآن کے لئے ایسی ذلیل جگہ کیوں مقرر کی ہے مشرقی نے کہا قرآن سے ہمیں کیا فائدہ ہے انگریزی تو ہمیں عزت دلاتی ہے قرآن پڑھنے والے ہمیشہ جبروں میں رہا کرتے ہیں۔ اور ذلیل جبکہ ان کے لئے مناسب ہے۔ جو قرآن نہیں پڑھتے کیسے خوشحال رہتے ہیں میں نے سوچا کہ استاد کے اندر شیطان بول رہا ہے میں نے کچھ جواب نہیں دیا (مشرق کے شاگرد محمد اکرام کا بیان)

مسح بننے کا شوق

میری تعریف کرنے والے مجھے دعائیں دینے والے مجھے پیرو مرشد۔ مہدی مسیح کہنے والے بہت سے ظاہر ہو چکے ہیں۔ (دالاصلاح ۵ اپریل ۱۹۳۵ء صفحہ ۶) تحریک کے سپاہی اسلام کے قلعہ پر حملہ کریں گے خاکسار ہندوستان میں صرف اس لئے اٹھے ہیں کہ مولوی کا اسلام غلط ہے (مولوی کا غلط مذہب ہے۔

علمائے اسلام اور اولیاء اللہ کی توہین

علمائے کرام کی توہین (مولوی کے غلط مذہب کو دنیا کا سب سے بڑا فریب سمجھ کر قرآن اور خدا اور رسول کی پھر رجوع کرو (مولوی کا غلط مذہب مضحکہ خیز خود مولوی کا لفظ قرآن حکیم اور تمام حدیث اور تمام لطیفہ میں کہیں نظر نہیں آتا) (مولوی کا غلط مذہب ۷ صفحہ ۱۲) سلطان سنجریا مصطفیٰ کمال کی تلوار ہندوستان میں ہوتی تو اس جرم عظیم کے بدلہ میں ہندوستان کے تمام ملاؤں کو جو اس کے ذمہ دار ہیں یکسر تہ تیغ کر دی جاتی اور ان کا قصہ یکدم پاک ہو جاتا (مولوی کا غلط مذہب ۷ صفحہ ۱۲) اس ناپاک ملا کو اس کے طالب علموں کے سامنے تلوار سے قتل کر دیتا اور مدرسہ کے صحن میں اس کا سر مینوں لٹکائے رکھتا (مولوی کا غلط مذہب ۷ صفحہ ۱۲) مسلمانوں! ان مولویوں کے بنائے ہوئے دین کے بجائے ادھیر کر دیکھو تو ہمیں پساز کی طرح جھلکا ہی چھلکا نظر آئے گا۔ کہیں اصل دین اور اصلی اسلام کا نشان تک نہ ہوگا۔ (مولوی کا غلط مذہب ۷ صفحہ ۱۲) دو سو برس سے کوئی عالم یا اولیاء اللہ نہیں ہوا۔ ہندوستان کی چار دیواری کے اندر ایک عالم ایک اولی الامر ایک پیر ایک ولی ایک فقیر کھیلے دو سو برس سے نظر نہیں آتا (مولوی کا غلط مذہب ۷ صفحہ ۱۲)۔

خاکساریت ایک نیا مذہب ہے

یہ تو ہے اس شخص کی اسلام شکن تحریروں کی مختصر سی روئداد اب اس کی کفر پروری اور خاکساریت کے متعلق علیحدہ مذہب کا اقرار وہ بھی ملاحظہ فرمائیں خاکسار مسلمانوں کو چھوڑ دیں صرف خاکسار سے سودائے بھائی چارہ ہو (مولوی کا غلط مذہب ۷ صفحہ ۱۲) مشرقی کے اس حکم کے بعد ہر شخص سمجھ سکتا ہے کہ یہ کوئی عیسوی مذہب ہے جس نے اپنے پیروں کو مسلمانوں سے ترک موالات کی تعلیم دی ہے (کفر پروری کی دیگر تحریروں پر موجودہ جیلانی

مومن۔ ناجی ابرار و صلوا ہیں (تذکرہ عربی ص ۸۵)

(۲) تمہیں ہنایت ٹھنڈے دل سے اور ہوش مند بن کر غور کرنا چاہئے کہ اس پروردگار اور رب العالمین کی اصلی دوستی آج آستھ اور رام داس کی جماعت سے ہے۔ (اشارات ص ۹۵) کیا اب کوئی اس تحریک کو غلبہ اسلام کے نام سے موسوم کرے گا یا اسلام سے علیحدہ مذہب ٹھاکسارت یہ کفریہ عقائد پہلے پہل تو عنایت اللہ مشرقی ملک ہی محدود تھے لیکن اب غلبہ اسلام کا دھوکہ کھانے والے بھولے بھالے مسلمان بھی اس رنگ میں رنگے گئے ہیں اور یہ معلوم ہو گیا ہے کہ یہ تحریک نہیں بلکہ علیحدہ مذہب ہے چنانچہ مشرقی کے ایک پیر و کار نے اخبار ملاپ صفحہ ۲ مورخہ ۸ نومبر ۱۹۰۳ء میں اپنا مندرجہ ذیل بیان شائع کیا ہے۔

ناظم اجات ہند کا بیان

ملتان ۵ نومبر مسٹر نور محمد سالاجان ہند نے ذیل کا بیان دیا ہے یہ معلوم کر کے کہ چند مسلم اخبارات میرے اس بیان کہ میں ہندو قوم کو مضبوط اور طاقتور بنانے کی

کوشش کر رہا ہوں علامہ مشرقی اور مجھ پر غم و غصہ کا اظہار کر رہے ہیں میں انہیں واضح طور پر ذہن نشین کر دینا چاہتا ہوں کہ خاکسار تحریک کے نزدیک موجودہ اسلام ایک فرقہ دارانہ اسلام اور مولوی کا پھیلا ہوا غلط مذہب ہے (روزانہ ملاپ لاہور صفحہ ۲ مورخہ ۲۸ نومبر ۱۹۰۳ء)

مندرجہ بالا تحریر پڑھنے کے بعد اب ہر مسلمان باآسانی اندازہ لگا سکتا ہے کہ یہ اسلامی عسکریت کی حسن تنظیم ہے یا کسی جدید مذہب کے عقائد کا اظہار ہے اگرچہ ہندوگان خدا کی نیک ہستیاں علمائے کرام اس تحریک کے اجراء کے وقت ہی سے سمجھ گئے تھے کہ یہ غلبہ اسلام نہیں بلکہ اس لفظ سے ناجائز فائدہ اٹھا کر ایک نئے مذہب کی بنیاد قائم کرنا ہے اس شخص کے فریب سے آگاہ کرنے کے لئے فتاویٰ بھی شائع کئے جو ہماری غلطی اور بھول کی وجہ سے ہر مسلمان کے گھرنے پہنچ سکے۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ ہزاروں بھولے بھالے مسلمان اس گمراہ جماعت میں شامل ہو گئے۔

خرابی بسیار کے بعد آخر مسلم لیگ نے بھی خاکساریت پر لغت بھیج دی

”کوئی مسلم لیگی خاکسار نہیں بن سکتا“

علماء اسلام شروع ہی سے خاکساریت کے خطرات و مفاسد سے مسلم لیگ کو متنبہ کرتے رہے ہیں۔ مشرقی اور اس کی تحریک کے مٹھانہ عزائم و مقاصد واضح کر کے ان کے انسداد کی طرف توجہ دلاتے رہے ہیں۔ لیکن مسلم لیگ نے توجہ نہ کرنی تھی نہ کی۔ اب جبکہ مشرقی صاحب نے مسلم لیگ کی سیاسیات میں ٹانگ اڑانی شروع کی تو مسلم لیگ نے دینی احساس کے ماتحت نہیں بلکہ سیاسی نقطہ نظر سے خاکسار تحریک کو مسلم لیگ کے لئے خطرہ سمجھ کر اپنے اجلاس دہلی منعقدہ ۱۵ نومبر ۱۹۰۳ء میں اس مضمون کا ریزولوشن پاس کر دیا کہ آئندہ مسلم لیگ کا کوئی ممبر خاکسار تحریک کا ممبر نہیں بن سکتا۔ کاش یہ فیصلہ خالص

دینی احساس ہوتا تاہم یہ فیصلہ دلچسپی سے خالی نہیں۔ ذیل میں فیصلہ کی مختصر کارروائی درج کی جاتی (مدیر) رٹن

رکاوٹیں ڈالیں سید غلام مصطفیٰ شاہ گیلانی نے اس ریزولوشن کی تائید کی۔

میں خاکسار تحریک سے تعلق توڑ لوں گا

مسٹر محمد اشرف نے تقریر کرتے ہوئے کہا میں خاکسار جماعت کو مفید جماعت سمجھتا تھا اور مجھے اس سے ہمدردیاں تھیں۔ لیکن اگر کونسل نے یہ ریزولوشن منظور کر لیا تو میں دایک سچے مسلم لگی کی طرح، خاکسار تحریک سے کوئی ہمدردی نہیں رکھوں گا اور اس سے اپنا تعلق توڑ لوں گا۔

مسٹر جناح کا فیصلہ

مسٹر جناح نے خاکساروں والے ریزولوشن پر رائے دیتے ہوئے فرمایا جو ممبر اس ریزولوشن کی مخالفت کر رہے ہیں وہ خود کچھ سمجھ نہیں پاتے انہیں نہیں معلوم وہ کیا کہنا چاہتے ہیں۔

خاکساروں کا ماضی اور تھا

مسٹر موصوف نے فرمایا خاکساروں کا کچھ اور تھا وہ پہلے صرف معاشرتی اور مذہبی جماعت تھی وہ صرف مذہبی اور معاشرتی مسائل میں دلچسپی لیتی تھی اس جماعت کو بچایا اور اسی لئے میں نے اس جماعت کو تباہی اور مصیبت سے بچانے کے لئے ہر ممکن کوشش کی میں نے اسے برطانوی تشدد سے محفوظ رکھنے میں سخت جدوجہد کی ۱۹۳۹ء سے لے کر میں نے پوری کوشش کی کہ یہ تحریک کچل نہ جائے۔

خاکسار تحریک کا حال

مگر جیسے ہی اس تحریک کے چلائے والے سیاسیات میں آکر یہ تحریک بالکل بدل گئی ہے اور ایک مخالف جماعت بن گئی ہے اور کیا آپ لوگوں ابھی یقین نہیں آیا کہ خاکساروں نے اپنی تازہ تحریروں اور اعمال و افعال سے ایک سیاسی حکمت عملی اختیار کر لی ہے اور یہ حکمت عملی مسلم لیگ کے مخالف ہے ایک وقت میں دو مخالف جماعتوں سے تعلق نہیں رکھ سکتے مسٹر موصوف نے فرمایا تم ایک دو جہاد گانہ جماعتوں سے

چودھری خلیق الزمان صاحب نے ایک ریزولوشن پیش کیا کہ کوئی مسلم لیگ خاکسار تحریک اور خاکساروں سے کسی قسم کا تعلق نہ رکھے۔ چودھری صاحب نے تقریر کرتے ہوئے کہا کہ خاکسار بڑے خطرناک طریق پر سیاست میں کود پڑے ہیں۔ انہوں نے لوگوں کو حکم دینے کا جو طریقہ اختیار کیا ہے۔ اسے کوئی بھی تسلیم نہیں کر سکتا چودھری صاحب نے پوچھا۔ اگر حضرت قائد اعظم خاکساروں کے سامنے جھک جاتے اور سٹر گاندھی سے ملنے کا ”حکم“ مان لیتے۔ تو مسلم لیگ کہاں رہتی؟ بمبئی صوبہ مسلم لیگ کے صدر نے ریزولوشن کی تائید کی۔

خاکسار خود کیوں کچھ نہیں کرتے

اور کہا۔ خاکسار خود کیوں کچھ نہیں کرتے۔ اگر ان کا خیال ہے کہ ان کے اندر بڑی قوت ہے۔ تو وہ مسلم لیگ سے کیوں یہ خواہش کرتے ہیں۔ کہ ان کی خواہشات کی تعمیل کرے۔ انہیں اپنے مطالبے خود پورے کرنے چاہئیں۔

خاکسار و مسلم لیگ کے ساتھ مل جاؤ

صدر بمبئی صوبہ مسلم لیگ نے خاکساروں کو دعوت دی۔ کہ خاکسار تحریک کو چھوڑ کر مسلم لیگ میں آئیں۔ اور اس طرح کوشش کریں کہ مسلم لیگ کی پالیسی کو بدل ڈالیں۔ وہ مسلم لیگ کے اندر آکر اس کی پالیسی کو بدلیں باہر رہ کر یہ پالیسی بدلی نہیں جاسکتی مسٹر گزدر (سندھ) نے اس ریزولوشن پر تقریر کرتے ہوئے کہا کہ کچھ دن پہلے تک ہم لوگ سمجھتے رہے کہ خاکسار جماعت مفید جماعت ہے اور پنجاب حکومت پر زور دیا کہ اس تحریک پر سختی نہ کی جائے

عملی مخالفت

مسٹر گزدر نے شکا بدھ کے ضمنی انتخاب کی مثال دیتے ہوئے کہا ابھی شکار پور سندھ میں جو ضمنی انتخاب ہوا اس میں خاکساروں نے مسلم لیگ کے راستہ میں کافی

اغلاط نامہ مضمون ابن قتیہ

ماہ نومبر ۱۹۴۳ء

صفحہ	کالم	سطر	غلط	صحیح
۶	۲	۵	حافظ	جا حظ
۷	۱	۱۷	نے اب کے	نے آپ کے
۷	۱	۱۳	کمان الحاحظ	کمان الحاحظ
۸	۲	۱۱	انہیل پر نمبر نہیں	یہ بھی کتاب نام نمبر ہے
۸	۲	۲۱	صبر سمن بنید	خلیفہ مستعین باللہ
۹	۱	۶	طبقہ	طبقہ
۹	۱	۹	طبقہ	طبقہ
۹	۱	۱۱	وسمعانی	وسمعان شیعہ
۹	۱	۱۹	۱۳۶۲ھ	۱۳۶۲ھ
۹	۱	۲۱	خواجہ روفض	خواجہ - روافض
۹	۱	۲۳	نظام دحافظ	نظام و جا حظ
۹	۱	۱	جیب زیارت	جیب زیارت
۹	۲	۱	کتب جیب زیارت	کتب جیب زیارت
۹	۲	۳	مخطوط لبدن	مخطوط لبدن
۹	۲	۱۳	اور اولی نکات	ادبی نکات
۱۰	۱	۱۲	غالباً اعتقاد تھا	غالباً اعتقاد تھا
۱۰	۱	۱۵	انحراف امن	انحراف امن
۱۰	۲	۱۵	کر بلا کا داتہ	کر بلا کا داتہ
۱۲	۱	۲۲	سو چنے لگا	سوچ کر کہنے لگا
۱۳	۲	۲	شذرات الذہب	شذرات الذہب جلد ۱

تعلق نہیں رکھ سکتے۔ مضر موصوف نے اس ریزولیوشن میں تھوڑی سی ترمیم کی اور ریزولیوشن ذیل کی صورت میں منظور ہوا۔

کوئی مسلم لیگی خاکسار تحریک کا ممبر نہیں بن سکتا آل انڈیا مسلم لیگ کی یہ کونسل پورے غور و غوض کے بعد

اس نتیجے پر پہنچی ہے کہ خاکسار جماعت جس کا ماضی خالص ایک معاشرتی اور مذہبی جماعت کا تھا۔ اس وقت جبکہ اس کی تحریک اور افعال سے ثابت ہوتا ہے سیاسی جماعت بن گئی ہے اور ایک ایسی حکمت عملی اختیار کر چکی ہے جو آل انڈیا مسلم لیگ کی حکمت عملی کے سخت خلاف ہے اس لئے ان حالات میں مسلم لیگ کونسل یہ فیصلہ کرتی ہے کہ مسلم لیگ کا کوئی ممبر اس دن کے بعد نہ اس جماعت کا رکن رہ سکتا ہے اور نہ اس میں شامل ہو سکتا ہے اس ریزولیوشن کے خلاف صرف دو آدمیوں نے غالباً جمید نظامی اور رہنماؤں نے ووٹ لئے باقی ساری رائے اس کے حق میں ووٹ دیئے۔ اور ریزولیوشن پایا ہو گیا۔

اعانت سگان سرین

سرین شریفین کے قحط زدگان کی اعانت کے لئے جو رقم خواجہ حافظ مولانا قبلہ محمد قمر الدین صاحب سجادہ شریف کی مساعی جمید سے فراہم ہوئی ہے اس کی ترسیل و تقسیم کی ذمہ داری اعلیٰ حضرت حضور النظام دکن خلد اللہ ملکہ کی حکومت نے قبول کر لی ہے جو لوگ سرین کے رہائش گاہان کی اعانت کرنا چاہیں وہ امدادی رقوم براہ راست محال بہادر قیاب محمد حیات صاحب قریشی بالقابہ رئیس اعظم راجن ضلع شاہ پور پنجاب یا حضرت قبلہ سجادہ نشین صاحب سیال شریف ضلع شاہ پور کے پتہ پر ارسال کریں اور کسی مبلغ یا چندہ فراہم کرنے والوں کو نہ دیں۔

(عاجز تہور احمد گوبھی کان اللہ لہ)

خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں ورنہ عدم تعمیل کی شکایت معاف۔

تقریر کے دوران میں انگریزی حکومت کا شکریہ تو ادا کیا لیکن اس نظام اور جماعت کو یکسر فراموش کر دیا جس کی مسلسل جدوجہد نے انہیں پھر آزادی کا سانس لینے کا موقع دیا۔ منقول از اخبار ”مسلم لیگ“ لاہور مجریہ ۱۰ فروری ۱۹۴۱ء (باقی اُسنَد ۵)

ہندیہ کے لئے ایک مرکزی حیثیت اختیار کر چکی ہے دہشتہ کے مسلمانوں کے اس عالمگیر نظام کو تقویت دیں گے اور ان کا ہر اقدام آئندہ اس مرکزِ مکت کی مضبوطی اور استحکام کا موجب ہو گا۔ مگر ہماری تعجب کی کوئی انتہا نہ رہی جب گذشتہ جمعہ شاہی مسجد لاہور میں علامہ صاحب نے اپنی

۱۔ مسلم لیگ سے مشرقی صاحب کی وابستگی کی حسرت دل سے نکال دیجئے اس لئے کہ وہ تو مسلم لیگ کی سیاست کو سرے سے اسلام کے خلاف جانتے ہیں اور اس کا خوب مضحکہ اڑاتے ہیں۔ اس کے ثبوت میں مشرقی صاحب کی بے شمار عبارتیں پیش کی جاسکتی ہیں لیکن بطورِ مشقہ نمونہ از خروارے ”چند عبارتیں درج ذیل ہیں:- (۱) ”ہم نے ایک سے زیادہ دفعہ مسلم لیگ کی سیاست کو ناکافی، غیر مکلفی، بلکہ اس فرقہ دہانہ رنگ کو جو اس نے کانگریس کے بالقابل پیدا کیا ہے دین اسلام کی بہتری کے منافی اور مجمع منزل تک پہنچنے کے لئے نارسا کہا ہے ان تمام اعلانات سے ظاہر ہے کہ ہم نہ مسلم لیگ کے طرفدار ہیں نہ کانگریس کے۔ نہ اپنے سوا کسی اور کے“ (الاصلاح ۳۰ اپریل ۱۹۳۷ء، عالم علی) (۲) ”محترم سالار شہر راولپنڈی اطلاع دیتے ہیں کہ مسلم لیگ کے وفد کو جواقلیتوں کی نام نہاد حفاظت کے لئے دغا بردورہ کر رہے ہیں اور درحقیقت باہمی منافرت کے جذبات کے حامل ہیں خاکساروں کے ایک شاندار دستہ نے سلامی دی“ (الاصلاح ۲۲ جون ۱۹۳۷ء، عالم علی) (۳) ”ہم ہندوستان کی مختلف اقوام یا مسلمانوں کے مختلف فرقوں میں منافرت پھیلانے والے شریروں کے خواہ کسی قوم اور کسی ہند سے ہوں جانی دشمن ہیں اور ان سے انتہائی انتقام لینے کے لئے کھڑے ہیں“ (الاصلاح ۲۲ اکتوبر ۱۹۳۷ء، ص ۱)

پہلی عبارت سے معلوم ہوتا ہے کہ مسلم لیگ کی سیاست اسلام کے خلاف ہے دوسری عبارت سے مسلم لیگ کے وفد کا منافرت پھیلانا ظاہر ہے اور تیسری عبارت بتاتی ہے کہ مشرقی صاحب منافرت پھیلانے والوں کے جانی دشمن ہیں۔ نتیجہ آپ ہی نکال لیں۔ (۴) ”ہم سے بدرجہا بڑی عمر کی انجینئرز، لیکس، اور مجسٹریٹس بڑے بڑے تیس مارخان لیگن، درہل، لاکھانی“ معروکوں کے بعد اس منزل تک پہنچے ہیں کہ ملک کی بڑی انجینئرز، ایک بڑی لی کانگریس ہی پچاس برس تک چیخ چیخ کر اپنا اعلان کرنے کے بعد اس قابل ہوئی ہے کہ کوئی اس کو جو دھڑوں میں شمار کرے۔ بہن لیگ کئی دفعہ پیچیدہ بیٹھ کر اس کی اور سکت نہ ہونے کے باوجود کانگریس سے اُجھڑ اُجھڑ کر اپنا وجود منواتی رہی، اللہ (الاصلاح ۲۱ جولائی ۱۹۳۷ء، ص ۳) جس مسلم لیگ کے متعلق مشرقی صاحب کے یہ خیالات ہوں اس کے ساتھ ان کی وابستگی اور اس کے نظام کو مستحکم کرنے کی امید رکھنا انتہا دہی کی سادہ لوحی ہے

۵۔ ملک صاحب کو یہاں بھی غلط فہمی ہو رہی ہے مشرقی صاحب اپنی ربانی کو سرکارِ انگریزی کے ”الطافِ خسروانہ“ کا براہِ راست نتیجہ سمجھتے ہیں اس لئے اس کا شکریہ ادا کرتے ہیں۔ رہے مسٹر جناح اور ان کی مسلم لیگ۔ تو ان کو اور ان کی خاکسارانہ خدمات کو مشرقی صاحب نے نہ پہلے کبھی قابلِ شکریہ بلکہ قابلِ اعتنا سمجھا ہے اب سمجھتے ہیں۔ مثلاً ہنگامہ لکھنؤ کے سلسلہ میں جب مسٹر جناح نے خاکسار تحریک کی امداد کی تو مشرقی صاحب نے ان کا شکریہ ادا کرنے کے بجائے ان کو حسبِ ذیل ساریٹیکٹ دیا تھا:-

”اگر ہر نوع یہ طے ہوا کہ ملک صاحب نے اپنی مطالبات پر صلح کر لی جائے جو محترم میاں احمد شاہ سے طے ہوئے تو میں یہ کہنے میں حق بجانب ہوں گا کہ محترم مسٹر جناح کی ناخاندانہ امداد نے ہماری حالت بہتر نہیں کی بلکہ ایک

حد تک ہمیں نقصان پہنچایا“ (الاصلاح ۲۲ اکتوبر ۱۹۳۷ء، ص ۳) ملک صاحب! غنیمت سمجھو کہ مشرقی صاحب نے کوئی تازہ ساریٹیکٹ مسٹر جناح اور مسلم لیگ کے حق میں تصنیف نہیں کیا۔ شکریہ ادا نہ کرنے کا شکوہ آئندہ نہ کیجئے گا کہیں مشرقی صاحب کی رگِ غیظ و غضب پھول نہ اُٹھے۔